دیکھئے کیسے عقیدہ فاضل .,wی کا چار حرف کے نیچے آٹھہرا. #عقیدہ اس کا یہاں آٹھہرا ہے تو وہ خود بھی تو اس کے مستحق ٹھہرے ۔ .اایسوں کو .,wیوں میں بھیجتا رہے* کہ ان کو یونہی چھترول کرتے رہیں۔

۲۳۔ فاضل ..wی کی مصدقہ کتاب انوار آفتاب صداقت میں کسی کا قول کیا کہ ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے (ظلم وکذب وغیرہ) افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہلسنت و جما ۔(اشاعرہ ما ,±یہ & کے ;د ۔ -ان کا وقوع جا ;نہیں نہ شرعاً جا ;نہ عقلاً اوراشاعرہ کے ;د ۔ -صرف شرعاً جا ;نہیں۔(بلفظہ ص ۳۶) آگے چل کر قاضی فضل احمد لدھیانوی اس ,یوں فتویٰ لگاتے ہیں۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہلسنت و جما ۔(ما ,±یہ جس میں دیوبندی بھی اپنے آپ کو داخل کرتے ہیں کے ;د ۔ -امکان کذب کا مسئلہ نہ شرعاً جا ;نہ عقلاً لیکن اشاعرہ کے ;د ۔ -صرف شرعاً جا ;نہیں لیکن عقلاً جا ;ہے۔

(انوار آفتاب صداقت ج ا ص ۴۲۴)

ان تحر,وں سے معلوم ہوا کہ کذب وظلم کو تحت قدرت *ری ماننا یہ امکان کذب ہے

اب آیئے فاضل .,wی کی طرف وہ لکھتے ہیں کہ خود مجھ کو یہ پسند ہے کہ اس فرع میں یعنی اطا ۔(شعار کی تقدر ۔$عقلاً ممکن ہونے اور شرعاً محال ہونے میں اپنے ائمہ اشعریہ کے ساتھ رہوں۔ (المعتمد المستند ص ۱۳۰)

اور ''انوار آفتاب صداقت'' میں س*ت کے متعلق یوں لکھا Hہے۔

کیا ۔ .او+کریم غفور الرحیم ایسا کرے گا* کر سکتا ہے کہ جو فرمانبردار خاص واکمل مقبول بندگان الٰہی ہیں ان کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جو شرالاشرار کفار* ہنجار مشرکین کبار ہیں ان کو بہشت میں داخل کرے۔لاحول ولاقوۃ یہ صریح ظلم اور کذب قبیح ہے۔

(انوار آفتاب صداقت ص ۷۴)

ا َ/ ۔ .اکو ایسا کر hکی طاقت ہو تو یہ .,wیوں کے ;د ۔ -صریح ظلم اور کذب قبیح ,۔ .ا کو قدرت ماننا ہے اور فاضل .,wی اسے مان کر ۔ .اکو ظلم وکذب ,قادر مان چکا ہے اور. # قادر مان لیا تو پہلے والے انوار آفتاب کے قول کے مطابق فاضل .,wی نے امکان کذب کا عقیدہ مان لیا۔اب gا ۔ -اور حوالہ مولوی اجمل شاہ لکھتا ہے ا َتمہارے اکا,قائلین امکان کذب اور قائل وقوع کذب الٰہی کو کافر اور ز+یق جا تو تمہارا ..±مذھب ہی کیوں Cاور ہم اہلسنت سے تمہارا اختلاف ہی کیا ہو*۔(ردشہاب *قب ص ۲۹۲)

اب بتاؤ فاضل .,wی کافر ہوا* نہیں۔ا َ/ کوئی کہے میں .,wی تو ہوں 1 فاضل .,wی کے اس عقیدے سے مجھے اختلاف ہے تو وہ بھی Hکیوں .,wیوں کا عقیدہ ہے کہ جو فاضل .,wی کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

(دیکھئے تفصیل کے لئے انوار شریعت ج ا ص ۱۴۰)

☆......☆......☆

فاضل .W,ی اپنے فتاویٰ ی زد میں

ہم اس عنوان سے تو نہیں 1 پہلے اس موضوع پ کچھ لکھ آئے ہیں 1 اب چند مسئلے یہاں بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلے تمہیدا یہ - کتاب ,. صغیر میں لکھی گئی جس کا *م ہے تقدیس الوکیل اور یہ فاضل .W,ی کی بھی مصدقہ ہے وہ اس طرح کہ فاضل ..Wی نے انوار آفتاب صداقت کے *رے میں لکھا کہ یہ کتاب انوار آفتاب صداقت خود مصنف کی ز*ن سے *لا ستیعاب سنی۔

ان کے ثبات علی الیقین وصلا. $فی الدین واعا* $مہتدین واہا* $مفسدین پ حمدالٰہی بجا لا*ی وللہ الحمد فی الاولی والآ% ہ ہو اہل التقوی واہل المغفرہ جعل اللہ سعیہ مشکورا.......

یہ کتاب اکثر مسائل متنازع فیہا کی جامع اور اصول فروع وہا.M کی قامع ہے......فقیر اپنے تمام اخوان اہلسنت اور *لخصوص ,.ادران طر g سے اس کتاب کی سفارش کر* ہے۔

(انوار آفتاب صداقت ص ۲۳)

اب اس کتاب میں دیکھیں تو یوں لکھا ہوا آ* ہے۔

یہ *ک کتاب مستطاب (تقدیس الوکیل) د V علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر ۳۲۴ صفحہ کے حجم سے معہ ,.جمہ اردو صدیقی پ یس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور اہل ٹ وجما -(کے لئے فیض عالم ہوئی......اس کتاب لاجواب کا جواب آج - -نہیں ہوا۔

(انوارِ آفتاب صداقت ص ۱۷)

اب ان دو تحر یوں سے معلوم ہوا کہ فاضل .W,ی نے . #انوار آفتاب صداقت کی

تصدیق کر دی تو چو ٹ انوار آفتاب صداقت خود مصدقہ ہے یعنی تصدیق کرنے والی ہے تقدیس الوکیل کی تو یہ دونوں کتابیں فاضل .W,ی کی مصدقہ ہو N۔

اب آگے g فاضل .W,ی لکھتے ہیں۔

ہمارے ائمہ اعلام کا متفق علیہ فتویٰ یہ ہے کہ جو کلمہ کفر بولے کافر ہو جائے گا اور ہر وہ شخص جو اس *ت کو اچھا جانے *اس سے راضی ہے کافر ہے۔

(المعتمد المستند ص ۳۴۱)

اس ساری تمہید کا خلاصہ یہ ہے کہ تقدیس الوکیل اور انوار آفتاب صداقت یہ دونوں کتابیں فاضل .W,ی کی مصدقہ ہیں لہٰذا اَ /ان میں سے کوئی فتویٰ کی زد میں آ گئیں تو وہ خود بخود اپنی لپیٹ میں فاضل .W,ی کو لے آ N گی۔

مسئلہ نمبرا

فاضل .W,ی کہتے ہیں مصنف (فضل رسول +ایونی) اس +,ین زمانے سے پہلے مَرے جوان کے بعد آ* جس میں سیلاب بلند پشتوں - پہنچ H اور دجال ظاہر ہوئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھ نظیروں کے مدعی ہوئے (جوان کے زعم میں) حضور کے خصائص کمالیہ میں مشہور ,.ین خصوصیت یعنی ختم t ت میں زمین کے نچلے چھ طبقوں میں حصہ دار ہیں تو ان میں کچھ یہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایہ -اپنی اپنی زمینوں کے خاتم ہیں اور ہمارے نبی اس زمین کے خاتم ہیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ وہ &اپنی اپنی زمینوں کے خاتم ہیں اور ہمارے نبی &خاتموں کے خاتم ہیں ان میں & سے ,.ڑا بے% دکافر تصریح کر *کہ یہ خواتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل اور ان کی تمام صفات کمالیہ میں حصہ دار ہیں۔

(المعتمد المستند ص ۱۶۹،۱۷۰)

یعنی یہ ∞ کافر ہیں اور ان سے بڑا کافر آ ہ نہی ہے (العیاذ *للہ)

. #تقدیس الوکیل کی طرف جا N تو اس میں یہ *ت لکھی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کے ممتنع *لذات ہونے کے اس جہان د * میں قائل ہیں پس ا َ/کوئی اور جہان ہو اور اس میں سوائے اس د * کے اC ٍء مبعوث ہوں اور ا ِ -ان کا خاتم ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہو سلم کی مثل نبی اور خاتم میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پ ہم حکم نہیں کرتے۔ (تقدیس الوکیل ص ۱۳۴)

اب ظاہر *ت یہ ہے کہ فاضل .,wی تو اس پ فتویٰ کفر دے چکا ہے اور ادھر مصدقہ کتاب یہ کہتی ہے کہ اس زمین والے جہان میں تو نہ ہو 1 کسی دوسرے جہان میں ہو تو ہم I نہیں کرتے تو گو* فاضل .,wی کا فتویٰ جیسے غلام دستگیر قصوری کے سر لگے گا ویسے فاضل .,wی اپنے فتویٰ کفر کی زد میں آئے گا۔

مسئلہ نمبر ۲

انوار آفتاب صداقت جو کہ مصدقہ ہے فاضل .,wی کی اس میں کسی جگہ شاہ اسماعیل شہید رحمتہ اللہ کو کافر لکھا ہے مثلاً دیکھئے

آپ کے امام الطا A اور آپ ایسے عقیدہ ر p والے & کے & کافر اسلام سے خارج ہیں۔ (ص ۳۹۶) دوسری جگہ لکھا ہے مولوی اسماعیل دھلوی مولف کتاب تقویۃ الایمان پ مفصل فتویٰ کفر ہے۔ (انوار آفتاب صداقت ص ۵۳۴)

اس سے پہلے لکھا ہے۔

فتویٰ کفر اجماعی علماء حرمین شریفین مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان پ۔ (ایضاً ص ۵۳۳)

گو* کہ اس فتویٰ کفر پ جو مظلوم وشہید شاہ اسماعیل علیہ الرحمۃ پ قاضی فضل احمد صا # لگا رہے ہیں فاضل .,wی متفق ہیں 1. # ٘.ا کی مار پڑ ی تو اپنے فتویٰ کفر میں

خود پھنس گئے اور لکھنے لگے:

کو کبۃ الشھابیہ، تمہید ایمان وغیرہ میں کہ "علما محتاطین انہیں کافر نہ کہیں"۔

اور اپنی کئی کتابوں میں مثلاً فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۴۳ پ لکھا جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۳۳۵ فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۸۷۴ پ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے +گو کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

اور یہ *ت بھی ذہن میں رہے کہ شاہ شہید پ جھو* الزام یہ بھی لگا* H کہ وہ نبی *ک صلی اللہ علیہ وسلم کے +گو ہیں۔ (العیاذ *للہ)

میں اہل ا »« ف کو دعوت دوں گا کہ کیا فاضل .,wی اپنے فتاویٰ سے خود کافر بنا* نہ؟

ا »« ف...... ا »« ف...... ا »« ف۔

مسئلہ نمبر ۳

فاضل .,wی اشاعرہ کا مذہب کیا ہے کہ

ان لوگوں نے فرما* کہ ایسے اطا ِ(ُ/ار کو عذاب د * عقلا جا ;ہے اس لئے کہ مالک کو یہ حق ہے کہ اپنی ملک میں جو چاہے کرے یہ ظلم نہیں اس لئے کہ ظلم تو غیر کی ملک میں تصرف کر* ہے اور سارا عالم اللہ کی ملک ہے اور اس لئے کہ نہ کسی کی طا ِ(اس کے کمال کو ز*دہ کرتی ہے نہ کسی کی معصیت اسے کچھ نقصان دیتی ہے کہ اس وجہ سے وہ کسی کو ثواب دے* کسی پ عقاب کرے اور اس لئے کہ یہ عذاب د * حکمت کے منافی نہیں۔ اس لئے کہ قدرت دونوں ضد سے تعلق کی قابل ہے اور یہ اس کی تنزیہ میں بلیغ ;ہے کہ اس تعذ $. پ اس کی قدرت *. $ کی جائے *وجود یکہ وہ اپنے اختیار سے ایسا نہ فرمائے تو اس مذہب کا قائل ہو* ز*دہ سزاوار ہے۔

(المعتمد المستند ص ۱۲۸)

خلاصہ فاضل ,.Wی کے قول کا یہ ہے کہ:

اطا ·· (ُماروں کوعذاب دینے ,. اکوقدرت ہےاوریہ *ت · اکی شان کے ز*دہ لائق ہے۔

آ گے لکھتے ہیں:

خود مجھ کو یہ پسند ہے کہ اس فرع میں یعنی اطا ·· (شعار کی تعذ۔ $عقلاً ممکن ہونے اور شرعاً محال ہونے میں اپنے ائمہ اشعریہ کے ساتھ رہوں نہ ظلم لازم آ* ہے اور نہ بے وقوفی اور نہ نیک و+ کے درمیان مساوات (المعتمد المستند ص ۱۳۰)

فاضل ..۷ی نے یہاں مان لیا کہ میں ائمہ اشعریہ کے ساتھ ہوں۔

نوٹ: عقلاً ممکن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ · اایسا کرسکتا ہے اسے قدرت ہے (یہ فاضل ,.Wی کی پہلی *ت سے بھی معلوم ہورہا ہے) شرعاً محال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ · اایسا نہیں کرے گا۔

خلاصۃ الکلام یہ نکلا کہ فاضل ,.Wی نے دل کھول کر یہ مذہب اشعریہ کا اختیار کیا ہے کہ · انیک بندوں کو جہنم میں ڈالنے ,. قادر ہے 1ڈالے گا نہیں۔

اب آیئے دیکھتے ہیں فاضل ,.Wی کی مصدقہ کتب کا حال ......

1 پہلے وہ خود

فاضل صا #لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ &جنتیوں کو دوزخ میں اور تمام /ں کو ·.A میں بھیجنے ,. قادر ہو تو کذب *ری تعالیٰ لازم آئے گا۔

(فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۴۰۹، فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۴۳۹)

حاشیہ میں ہے اللہ تعالیٰ کا جاھل ہو* بھی لازم آئے گا۔ (ایضاً)

انوار آفتاب صداقت میں ہے۔

جس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ · او+کریم خلف و وعید* اپنے وعدہ کے خلاف کر* ہے* کرسکتا ہے* کذب* دروغ بولتا ہے* بولے گا* بول سکتا ہے* بولنے ,. قادر ہے وہ شخص اہلسنت سے خارج بلکہ کافر ہے۔ (انوار آفتاب صداقت ص ۴۸)

اس میں ہمارا مقصود اتنی عبارت ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ · اا پنے وعدہ کے خلاف کر سکتا ہے تو یہ اعتقاد pوالا کافر ہے۔

تو اللہ نے متقیوں اورا ,. ار سے تو ·.A کا وعدہ کیا ہے اَ /. ·.A میں ڈالنے کی بجائے ان کو جہنم میں ڈالنے ,. · ا قادر ہو تو فاضل ,.Wی کی مصدقہ کتاب کہتی ہے وہ کافر ہے اور یہ فتویٰ فاضل ,.Wی کا اپنے او ,. ہے۔

مسئلہ نمبر ۴

مولوی احمد رضا خاں صا #لکھتے ہیں۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرما*۔

ابوالحسن بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن د & و* والوں کے پیشوا تمام اCیء اور مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے۔ (تجلی الیقین ص ۸۷ حدیث نمبر ۵۱)

دوسری جگہ لکھتے ہیں. #سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو tت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ (ختم tت ص ۱۴ مکتبۂ t یہ)

اب دونوں *توں سے *ت یہ نکلی کہ &سے پہلے نبی *ک صلی اللہ علیہ وسلم کو tت ملی اور پھر آپ کے بعد کسی کو tت نہیں مل سکتی۔ تو یہ *ت سارے اCیء کی tت کا انکار ہے اور ظاہر ہے کسی بھی نبی کی tت کا انکار کر* بہت ,.d%م ہے۔ فاضل ,.Wی کی مصدقہ

کتاب بہارشریعت کہتی ہے۔

جوشخص نبی سے t ت کا زوال جا ٔ; جانے کافر ہے۔(بہارشریعت ج اص ۱۴ا شبیرا

.,ادرلاہور)

تو فاضل .,wی اپنے قول سے سارے اCیٔ کی t ت کے زوال کے قائل ٹھہرے

لہٰذا اپنے ہی قول سے مجرم ٹھہرے۔

☆......☆......☆

جاءالحق پ ا ِ - ^

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد۔

.,ادران اہل ٖ اہل + ۔(. #منظّم ہوئے تو انہوں نے قوم و ملک میں شرارتیں شروع کر دیں اور مختلف طر hں سے امت کو گمراہ کرنے لگے اور اہل حق کے خلاف یلغار کرنے کا پ وَ /ام بنانے شروع کر دیئے۔کسی نے کوئی طرز پکڑا کسی نے کوئی۔کوئی پیروی مر+ی کے *م سے امت کو%اب کرنے لگا تو کوئی تعو+ات کے *م سے اور کوئی وعظ کے عنوان سے تو پھر درس قرآن کے عنوان سے تو کوئی کتابیں اور رسالے لکھ کر امت کے ایمانوں پ ڈاکہ مارنے لگا۔مفتی احمد *رنعیمی گجراتی صا #بھی انہی لوگوں میں تھے جن کا علم *تحقیق سے دور کا بھی رشتہ نہیں 1ا+ھوں میں کا* راجا بن کر اپنے تئیں حکیم الامت اور مفتی اعظم بن کر لوگوں کے ایمانوں پ ڈاکہ زنی شروع فرما دی۔اس حوالے سے انہوں نے ا ِ -کتاب جاءالحق لکھی اور لکھ کر مختلف عنوا*ت سے اہل السنۃ دیوبند کو+*م کرنے اور .زعم خویش ان کے عقا+و ^*یت کو%اب اور .,*.د کرنے کی کوشش فرمانے لگے۔

دوسری طرف امام اہل السنۃ بطل حر ۔$مفسر قرآن شیخ الحد ۔$حضرت مولا* سرفراز خان صفدر رحمتہ اللہ نے تقریبا ہر عنوان پ کتابیں لکھ کر اس کی تمام کتاب کا جواب مختلف کتابوں میں دے د*ِا َ /کوئی تفصیلی ردو ً, د+ دیکھنا چاہتا ہے تو حضرت ا #امام اہلسنت رحمہ اللہ کی کتب کا مطالعہ کریں اور دوسری طرف ا َ /کوئی آدمی اختصار کے درپے ہو تو اس کے لئے ہمارا یہ مضمون جاءالحق پ ا ِ - ^کافی وافی ہے۔

مسلمانو! وہابیوں اور مرزائیوں سے بچو۔
تقاریظ سرآمد مشاہیر صوفیاء کرام و علماء عظام
ملک پنجاب و ہندستان الفاہم اللہ تعالیٰ
انوارِ آفتابِ صداقت
مصنّفہ
قاضی فضل احمد صاحب عفا اللہ تعالیٰ سُنّی حنفی نقشبندی صادقی
کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لدھیانہ

صلی اللہ علی حبیبہ
محمد وآلہ وسلم

فہرست

باب اول

فصل اوّل

فصل دوئم

فصل سوم

باب دوئم

(۳۳) تقریظ حضرت مولانا مولوی مفتی سید محمد حنیف صاحب حنفی چشتی

سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہٗ نکودر ضلع جالندھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥

انوارِ آفتابِ صداقت ہوئی طلوع — اب مردنی سی چہرۂ دشمن پہ چھا گئی
کہتے ہیں اہل حق یہ مخالف کو دیکھ کر — اے نجدیان ہند قیامت ہے آ گئی

یہ کتاب جو انوارِ آفتابِ صداقت کے نام سے ظلمت کدۂ عالم پر آفتاب بن کر ضوء افگن ہونے کو ہے اور جس کے مضامین کی بلند پردازی مصنف کے زور تخیل کی رہین منت ہے اس قابل ہے کہ اس کو اختلافی مسائل میں حکم دے کر عمل پیرا ہوں۔ اس نیاز مند نے مختلف مقامات سے اس کو دیکھا اور موافق عقائد و عمل اہل حق پایا۔ یہ اس کا مخصوص فضل ہے۔ جس نے عالی جناب قاضی صاحب کو اس سعادت عظمیٰ کے لیے منتخب فرمایا

فضل احمد نے لکھی فضل محمد سے کتاب

کیسے باریک مضامین ہیں اللہ اللہ۔

حررہ فقیر سید محمد حنیف چشتی

سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہٗ خطیب جامع مسجد و مفتی نکودر

۱۲ اگست ۱۹۲۰ء

تقاریظ علماء کرام ہندوستان

(۳۴) تقریظ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدّد دمآتہ حاضرہ مویّد ملّتِ طاہرہ حضور پُرنور حافظ قاری حاجی مولانا و بالعلم والفضل مولانا مولوی قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قادری مدظلہٗ

بسم اللّٰــہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للّٰہ الذی فضل احمد علی العالمین جمیعاً و اقامہ یوم القیمۃ للمذنبین شفیعا و بعثہ رحمۃً للعٰلمین فکان فضل احمد ملاذ اللائذین و معاذ اللائذین فی الدنیا و یوم الدین فمن لاقیہ فقد لا ذبہلا ذکریم و من عاذبہ فقد عاذ بمعاذ عظیم ومن جادعنہ فقد باد و حاد لی نار جہنم وبئس المہاد وصلی اللّٰہ تعالیٰ وسلم علی ھذالحبیب المصطفٰے و الشفیع الرفیع المرتجیٰ وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزیہ دائمًا اید لابدین و سرمد ادھر الداھرین و نلعن الکفرۃ التبابیۃ خصوصاً النجدیۃ الوھابیۃ لاسیما الشیطانیۃ الکذبیۃ فاتھم بعدالھم وسحقا اعداء اللّٰہ و رسولہ حقا بہلأفیھم یسبون اللّٰہ والرسول تھولون فی انفسھم لولایعذبنا اللّٰہ بما نقول حسبھم جھنم۔ یصلونھا فبس المصیر لا یعجزون اللّٰہ ھرباً واللّٰہ بما یعملون بصیر۔ فقیر غفرلہ المولیٰ تقدیر نے مولٰینا المکرّم ذی اللطف والکرم حامی سنت ماحی بدعت راشد ارشد مولوی قاضی فضل احمد ایدہ اللّٰہ بفضل احمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم و کرم ومجد کی یہ کتاب انوارِ آفتابِ صداقت خود مصنف کی زبان سے بالاستیعاب سنی ان کے ثبات علی الیقین۔ وصلابت فی الدین واعانت مہتدین واہانت مفسدین پر حمد الٰہی بجالایا۔ وللّٰہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرہ ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ جعل اللّٰہ سعیہ مشکورا وذبید مغفوراً وعددہ فی الدین مقھوراً ولقی السنۃ نصرۃ و سرورًا رزقھم فی الدارین فضلًا ونورًا جعل الوھابیۃ قوما بودا و جعل مکائدھم ھباءً منثورًا یہ کتاب اکثر مسائل متنازع فیہا کی جامع اور اصول وفروع وہابیت کی قامع ہے کانہ علی الوھابیۃ سقرلا تبقے ولا تذرجمع فارعی و استقصٰی فما ابقٰی من غث ولا سمیم ولا رخبطولاثیم۔ انصاف خیر الاوصاف ہے۔ اگر وہ پیش نظر ہو تو راہ صاف ہے۔

مردود پر سورد کیئے جائیں۔ اور ایک ہی لاجواب ہے۔ تو اسی قدر کافی اعتراض مطرد کے سو جواب دیئے جائیں۔
اور ایک ہی قاطع ہو تو اتنا ہی وافی نہ کہ جہاں قواطع وافر لوامع متکاثر۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح امام بخاری علیہ
الرحمۃ الباری ہے۔ اس کے بھی شواہد و متابعات میں نہ التزام اصول نہ تراجم و تعلیقات میں مراعات شرط موصول تو
سخت بے انصافی ہوگی۔ اگر کہیں کہیں سے کچھ زوائد با نوازل لے کران پر الٹے سیدھے اعتراض کریں۔ اور اس کا
نام جواب رکھیں۔ بلکہ کل کلام سے گلوکشا ہوں تو عہدہ برا ہوں وانی لہم ذلك واللہ لا یھدی الوھابیة
الالی طریق المھالك فقیر اپنے تمام اخوان اہلسنّت اور بالخصوص برادران طریقت سے اس کتاب کی سفارش
خیر کرتا ہے ومن یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها رزقنا اللہ شفاعة المصطفی فی الاولیٰ
والاخریٰ یوم القضاد صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیه ولاله وصحبه احمد رضا امین والحمد للہ
رب العٰلمین۔ قاله بفمه و امر برقمه العبد الفقیر احمد رضا القادری البریلوی کان اللہ له
وحقق امله وصانه عن شر کل غبی وغوی لا ربع یقین من صفر المظفر سنه تسع وثلثین
والف و ثلثمایة هجرة من به الظفر صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیه ومن امته جمیعًا عفا وغفر
امین۔ مہر مدرسہ اہلسنّت و جماعت بریلی، مہر احمد رضا خاں قادری، مہر محمد رضا خاں قادری عرف محمد عبدالرحمٰن، مہر
عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں، مہر مصطفےٰ رضا خاں قادری آل الرحمٰن محمد عرب ابوالبرکات محمد الدین جیلانی، مہر محمد
عبداللہ السنی الحنفی القادری الرضوی۔

(۳۵) تقریظ حضرت مولانا المکرّم سید غلام قطب الدین صاحب چشتی نظامی پردیسی جی برہمچاری ہند سہسوانی سرپرست حلقہ انجمن اشاعت الحق بریلوی

ہوالحق۔ میرے محترم بزرگ حضرت مولانا قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی جو نہ صرف سنی ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ بلکہ
سنی گر اور محی السنہ ہیں۔ آپ نے تمام دنیا کے سنیوں پر احسان عظیم بصورت کتاب انوار آفتاب صداقت فرمایا ہے۔ کتاب انوارِ
آفتاب صداقت اپنی خوبیوں سے یقیناً ہر قلب کو منور اور درخشاں کرے گی مسلمانو سنیوں! دل کے ہاتھوں سے عقیدہ کے ہاتھوں
اس کتاب کو تھامو دل میں عمل اور محبت سے رکھو۔ میں حقیر واعظ اس کتاب کی تعریف اور قدر کے موافق اپنے پاس الفاظ نہیں
رکھتا۔ مگر مختصر عرض کرتا ہوں کہ بہت کتابوں اور بہت عالموں کے مسائل سب انوار آفتاب صداقت میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔
خادم دین سید المرسلین سید غلام قطب الدین چشتی نظامی سہیل ہند سہسوانی عرف پردیسی برہمچاری صدر حلقہ اشاعت الحق بریلی
یکم ربیع الاول ۱۳۳۹ھ۔

تقاریظ علمائے کرام ریاست رامپور افغاناں

(۳۶) تقریظ حضرت مولانا الفاضل ادیب کامل مولوی محمد ظہور الحسین العمری الفاروقی النقشبندی المجدّدی مقام رام پور

الحمد للہ الذی اقمع الا باطیل و اعوانه وازهق الخزعبیل و انصاره وظهر الحق وابهر
برهانه و ازهره بحیث لا یمکن کتمانه و اوضح مناسجه ومناطه وشدد اکانه ورفع اعلام
الدین و شید بنیانه و نضراهله ونور حزیه و اعلی نمائه و قمع اعدائه ونصلی ونسلم علی
حبیبه محمد ﷺ الذی طهردینه فاهدم الباطل و استاطینه اما بعد فقد اطلعت علی هذا
الکتاب الذی الفه الفاضل المفضل صدیقها الا وحد لا سد الاشد الارشد الحصی الخفی
المولوی فضل احمد النقشبندی المجدّدی متع اللہ المسلمین بطول بقائه و صانه فی حرزه
ووقائه عن شر کل عمی و غوی فاذا سفر دافع المکائد الفرق الباطلة الدنیه و قامع المکائد
اهل الحقائد ورؤسائهم النجدیة اللهم اجعله نافعًا للمسلمین و قامعًا لما ابتدع فی الدین
بحرمة حبیبه سید المرسلین واله وصحبه الهادین للمهتدین امین یا رب العٰلمین۔ کتبه
الفقیر الی ربه الغنی محمد ظهور الحسین العمری الفاروقی النقشبندی المجدّدی الحنفی
الرامفوری غامله اللہ سبحانه بلطفه الصوری و المعنوی فی السادس من شهر الربیع الاوّل
سنة التاسع والثلاثین بعد الثلاثمائة والالف من الجهرة النبویة علی ماجها الف الف تحیة۔

(۳۷) تقریظ حضرت مولانا مولوی محمد نور الحسین

خلف الرشید حضرت مولانا مولوی محمد ظہور الحسین فاروقی نقشبندی مجدّدی رام پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ تعالیٰ عم نواله وصلوته مع صلاته علی مظهر الام
لجلاله و جماله وعلی اله الشارحین لمقاله واصحابه الحاملین لکماله اما بعد فقد اطلعت
علی الرسالة الجلیلة والعجالة النافعة اللطیفة التی الفها اسد السنة سد الفتنة العالم الفاضل
الفهامه المعی المولوی فضل احمد النقشبندی المجتدی فوجدتها لکشف مکائد اهل
الحقائد جامعه لمقالات المبتدعین رامغو و العقائدهم الکا سدة الباطلة الرادعة قد ملات

"مطلب نہیں سمجھے"" مطلب کو خبط کر کے لکھا ہے"۔ یہاں آپ کی سمجھ کا ہے قصور نکلا۔ قولہ، سو واضح رہے کہ خلف وعید۔ کے اہل سنت بڑے شدومد سے قائل ہیں۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔ ان اللہ علٰی کل شئ قدیر ۔ و کان اللہ علٰی کل شیء مقتدرا ۔ بلفظہٖ صفحہ ۹، سطر ۹

اقول: لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ خوب! یہاں تو آپ نے کمال کر دیا۔ اور ایسا ہی جھوٹ آپ نے لکھ مارا۔ جیسے خداوند تعالٰی صدق الصادقین کی نسبت کذب کا لگانا میں کہتا ہوں آپ کے دیوبندی بزرگ جن کے آپ حمایتی بنتے ہیں۔ وہ تو اس مسئلہ کو اختلافیہ اشعریہ لکھ رہے ہیں۔ مگر آپ نے ان سے بھی بڑھ کر ایسا کمال کیا ہے۔ جس کی داد پانے کے آپ مستحق ہیں۔ پہلے اس سے آپ کو اگر دستارِ فضیلت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ تو اس کمال کے صلہ میں دو دستاریں ملنی چاہئیں۔ دیکھیئے مولوی رشید احمد و مولوی خلیل احمد صاحبان آپ کے پیرومرشد اپنی براہین قاطعہ میں بول لکھتے ہیں۔ وھولھذا۔

(۱) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے نہیں۔ بلفظہٖ صفحہ ۳، سطر ۱۵، براہین قاطعہ۔

(۲) امکان کذب تو خلاف وعید کی فرع ہے۔ جو قدما میں مختلف فیہ ہو چکا ہے۔ بلفظہٖ صفحہ ۳، سطر ۳، براہین قاطعہ۔

(۳) ردالمختار میں ہے ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر ما فی المواقف والمقاصدات الا شاعرۃ قائلون بجوازہ لا سنہ لا بعد نقصاً بل جودًا و کرمًا ۔ بلفظہٖ صفحہ ۳، سطر ۱۶، براہین قاطعہ ۔ کہیے کون سے اہل سنت بڑی شدومد سے خلف وعید کے قائل ہیں۔ اگرچہ بعض اشعریہ اس کے قائل ہیں۔ لیکن محققین اشاعرہ جو کثرت سے ہیں۔ اس کے قائل نہیں ہیں۔ اور ماتریدیہ تو کلھم قائل نہیں۔ حالانکہ آپ بھی ماتریدیہ میں قدم رکھتے ہیں۔ اور بعض اشاعرہ کی سند کو پیش کرتے ہیں۔ آفرین ہے۔

عجیب التعجب اور طرہ اور طرفہ مولوی رشید احمد اور مولوی خلیل احمد کی دیانت کا یہ ہے جو انہوں نے کتاب ردالمختار کے نقل کرنے میں فرمایا ہے اور اس مثل کو انہوں نے حق الیقین کے درجہ پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ کسی شخص نے ایک وہابی مولوی سے کہا، آپ ہم کو نماز پڑھنے کی بابت تاکید کیا کرتے ہیں۔ اور نہ پڑھنے والوں پر کفر کا فتوٰی لگایا کرتے ہیں۔ لیکن قرآن میں تو نماز پڑھنے کا حکم ہی نہیں۔ بلکہ اس کی ممانعت آئی ہے۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے تو اس شخص خودغرض نے کہا کہ قرآن شریف میں صاف آیا ہے کہ لا تقربو الصلوٰۃ کہ تم نماز کے پاس بھی مت جاؤ۔ مولوی صاحب نے فرمایا: او میاں آگے اس کے وانتم سکارٰی ۔ بھی تو پڑھ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو وہ حکم پیش کریں گے جو ہمارے لیے مفید ہو۔ باقی سے ہم کو کیا غرض۔ اور یہ بھی کہ سارے قرآن پر تو آپ نے بھی عمل نہ کیا ہوگا۔ انتہیٰ۔ اس مثال کو یاد رکھ کر سنیئے کہ آپ کے مرشدان عالی نے کیا دیانت فرمائی ہے اور ردالمختار کی عبارت کو کس خیانت سے متروک کیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہے:

ھل یجوز الخلف الوعید فظاھر ما فی المواقف و المقاصد ان الا شاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ

لایعد نقصا بل جودًا و کرمًا۔ وصرح التفتازانی وغیرہ بان المحققین علٰی عدم جوازہ وصرح النسفی بانہ الصحیح لا ستحالۃ علیہ تعالٰی لقولہ وقد قدمت علیکم بالوعید ما یبدل القول لدی وقولہ، تعالٰی۔

ولن یخلف اللہ وعدہ ای وعیدہ (بلفظہٖ صفحہ ۳۵۱، سطر ۱۲) دیکھیئے ۔ اس عبارت متممہ سے یہ ثابت ہے کہ اشاعرہ بھی جو محققین ہیں۔ خلف وعید کو ناجائز قرار دے رہے ہیں۔ اور اس کو اللہ تعالٰی پر محال فرما رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر محقق اشاعرہ اس کے قائل ہوئے ہیں۔ جو محققین کے سامنے ان کی کوئی وقعت نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کے مرشدان بادیانت پر کہ انہوں نے اس عبارت کو جو "صرح التفتازانی " سے شروع ہوتی ہے آخر تک تین سطروں کو اپنا مخالف جان کر تحریف کر کے خیانتاً حذف کر دیا۔ اور لا تقربوا الصلوٰۃ کی مثال کو ہاتھوں پر سرسوں کی طرح اگا دیا۔ جب ان کی دیانت یہاں تک ہے۔ تو ان کی امانت وصیانت کی حضانت آپ کو مبارک ہو۔ اہلسنّت و جماعت خالص سنی حنفی ان کی ایک بات پر بھی اعتبار نہیں رکھتے اور نہ رکھیں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ محققین اشاعرہ میں سے علامہ تفتازانی اور دیگر اشاعرہ علامہ نسفی رحمہم اللہ تعالٰی و دیگر اکابر وہ کیسے آپ کے خلف وعید کی جڑ کاٹ رہے ہیں۔ اور آیات قرآنیہ سے اس کا استحالہ اللہ تعالٰی پر قرار دے رہے ہیں۔ اس کے سوا ایک اور خیانت مولوی خلیل احمد صاحب کی لکھتا ہوں۔ وھوھذا۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ بلفظہٖ براہین قاطعہ۔ صفحہ ۵۱، سطر ۷۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالٰی اپنی کتاب "مدارج النبوت" میں اس طرح لکھتے ہیں۔ وھوھذا۔ اس جگہ اشکال لاتے ہیں کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ دیوار کے پیچھے ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں اور روایت اوپر اس کے صحیح نہیں ہوئی۔ بلفظہٖ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد اول، صفحہ ۱۲، سطر ۸۔ یہاں بھی وہی مثل لا تقربوا الصلوٰۃ کی ثابت ہے۔ العیاذ باللہ آپ کا یہ کہنا کہ اہل سنت بڑی شدومد سے خلف وعید کے قائل ہیں۔ بالکل لغو ثابت ہوا۔ ہاں آپ جیسے وضعی اور مصنوعی مفتی اہل سنت ضرور بڑی شدومد سے قائل ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اہلسنّت و جماعت کا حزب یا گروہ وہی ہے جو ماتریدیہ اور اشعریہ ہے اور وہ وہی ہیں۔ جو مقلدین مجتہدین آئمہ اربعہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام حنبل رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ جو شخص ان کے خلاف ہے وہ اہل سنت سے خارج ہے۔ بعض اشاعرہ کے کلام سے خلف وعید کا جواز نکلتا ہے۔ اسے امکان کذب سے کوئی علاقہ نہیں خود اشاعرہ نے اس معنی کا ابطال کیا ہے سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں اس کی بحث کافی وافی ہے۔ پس اس سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نہ تو اشاعرہ اور نہ ماتریدیہ اس خلف وعید یعنی کذب کے مجوز ہیں۔ بلکہ قرآنی آیات بخوبی اس کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ اب کہیے آپ کن میں سے ہیں جو خود مجوز بنتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ اہلسنّت و جماعت بڑی شدومد سے اس کے قائل ہیں۔ حالانکہ آپ کے مرشدان بزرگ بھی چشم پوشی اور اغماض کر کے مسئلہ خلف وعید کو

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کیمیائے سعادت کے رکن چہارم کے تیسری فصل خوف و رجا کی حقیقت کے بیان میں ہے جو ہمہ مخلوق و عالم میں پیغمبران علیہم السلام نہیں۔ داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس میں لفظ بڑا یا چھوٹا درج نہیں۔ اس عبارت کے عین اوپر ایک مثال حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ شیر کے خوف کی نقل فرماتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مملکت میں ایسا کرنے سے کچھ کمی واقع نہیں ہوتی اور اس جگہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص آں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں! اگر جملہ یا فقرہ ''ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی'' درج ہوتا تو بے شک تمام انبیاء علیہم السلام اس میں داخل ہوتے۔ مگر ایسا نہیں ہے بلکہ اس عبارت کے بعد حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا استثناء یوں فرما دیا ہے کہ: یہ ڈر انبیاء علیہم السلام کو بھی ہوتا ہے۔ گو کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم گناہ سے معصوم ہیں۔ اسی واسطے سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خائف ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ بلفظہٖ اکسیر ہدایت۔ ترجمہ کیمیائے سعادت صفحہ ۴۸۸ سطر ۲۳

(۲) فتوح الغیب مقالہ ہیز دہ و شرح فارسی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لا تسکن الی احد من الخلق ولا تانس بہ (بلفظہٖ) شرح۔ آرا یگر دمیل کمن بسوئے ہیچ یکے از خلق والفت یگر ہیچ یکے اما از دوستاں خدا و مقرباں دے داخل غیر نیتند و توجہ بایشاں بایں حیثیت عین توجہ بحضرت حق است (انتہٰی) یعنی خلق کے لفظ سے یہ بات نہیں سمجھنی چاہیئے کہ اس میں دوستان خدا و مقرباں درگاہ کبریا جل وعلا انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام علیہم الرحمۃ بھی داخل ہیں۔ کیونکہ ان پر عین توجہ اللہ تعالیٰ مبذول ہے واقعی وہ لفظ مخلوق میں داخل نہیں۔ اب میں اصل عقیدہ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصراً لکھا جاتا ہے تا کہ آپ کو ان کے عقیدہ سے واقفیت ہو کر بے ربط اور بے جوڑ غیر متعلق عبارت کا پتا لگ جائے۔

مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ

جلد اول باب دوئم عقائد میں

(الف) وہ سب چیز اس کے خدا تعالیٰ حکم اور تقدیر حکمت اور خواہش سے ہوتی ہے کہ جس چیز کو چاہا وہ ہوئی اور جس کو نہ چاہا وہ نہ ہوئی۔ بلفظہٖ جلد اول، صفحہ ۱۷۵ سطر ۱۶

(ب) یہ جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کلام کرنے والا ہے اور اپنے کلام ازلی قدیم سے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے امر و نہی اور وعدہ اور وعید فرماتا ہے۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۶، سطر ۹، جلد اول۔

(ج) یہ امور اس سے عدل کے طور پر ہی ہوتے ہیں۔ نہ برے ہوتے نہ ظلم اور اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو طاعتوں پر اپنے کرم اور وعدہ کے بموجب ثواب عنایت فرماتا ہے۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۷، سطر ۸۔

(د) بلکہ رسولوں کو بھیجا اور ان کا سچ ظاہر معجزوں سے ثابت کیا۔ تو انہوں نے اس کے حکم اور نہی اور وعدہ اور وعید کو خلق میں

پہنچایا۔ اس لیے خلق پر رسولوں کو سچا جاننا۔ اور جو وہ احکام لائے ہیں ان کا ماننا واجب ہے۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۷، سطر ۱۴۔

(ھ) خدا تعالیٰ کے حکم سے کافروں کے پاؤں اس پر (صراط) پھسلیں گے۔ اور دوزخ میں گر جائیں گے۔ اور ایمان والوں کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس میں جمیں گے۔ وہ دار القرار کو پہنچا دیئے جائیں گے۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۸ سطر ۱۲۔

(و) پس دوزخ میں کوئی ایمان دار ہمیشہ نہیں رہے گا۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۹، سطر ۲۵۔

(ز) جو شخص ان امور پر یقین سے معتقد ہوگا وہ اہل حق اور سنت جماعت والوں میں ہوگا۔ اور گمراہی اور بدعت والوں کی جماعت سے علیحدہ رہے گا۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۷۹، سطر ۱۱۔

دیکھیئے یہ ہے مذہب امام رحمہ اللہ تعالیٰ کا اور میرا اور تمام اہلسنّت و جماعت کا جو آپ کو نصیب نہیں۔ آپ نے اپنی ان عبارتوں کے سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی اور خداوند تعالیٰ کا جھوٹ بولنا۔ اور خلف وعید کرنا بے سود نکلا۔ قولہ، حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کے صفحہ نمبر ۱۷ پر ہے۔ اگر ہمہ منکران علم و شیاطین جہاں را باوزیت واتباع ادنے المثل بعلیین رساند و تاج قدسی بر سر نہد ہنوز حق کرم اور گذار لشود پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۶ پر ہے۔ اگر خواہد ہر کہ در روئے زمین کافری و مشرکیست۔ در دریائے رحمت غرق کندہ۔ اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۷ پر ہے۔ اگر خواہد کہ در عالم نبی وولی است ہمہ لا در سلسلہ قہر کشد و خالداً مخلداً در عذاب الیم بدارد۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔ اے برادر کسی را کار ہا جبار قہارے افتادہ است۔ اگر بہشت راعین دوزخ گرداند دوزخ راعین بہشت الخ صفحہ ۹، سطر ۱۰۔ اقول: افسوس سے کہتا ہوں کہ آیت یا حدیث پیش کی ہوتی۔ جس سے ثابت ہوتا کہ واقعی خداوند تعالیٰ وعدہ خلافی کیا کرتا ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ یا بولا کرتا ہے۔ کیا کسی ایک بزرگ سالک مجذوب کا قول پیش کرنے سے آپ کا چھٹکارا ہو سکتا ہے؟ اور ایسا قول کہ جس کی تاویل ہو سکتی ہو۔ اور بظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ کیا آپ ایسے قول کو مفتی بہ یا علیہ الفتویٰ اور بظاہر روایت سمجھتے ہیں۔ آداب افتاء پڑھیئے۔ ہاں! عبارات مندرجہ بالا درج کرنے کا مطلب آپ کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے منکروں شیطانوں کو علیین میں داخل کرنے پر قادر ہے۔ اور تمام مشرکین کو دریائے رحمت میں غرق کر سکتا ہے اور وہ جبار و قہار ہے کہ دوزخ کو بہشت اور بہشت کو دوزخ بنا دے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام کو دوزخ میں ڈال دے یا ڈال سکتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا پس اس سے اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ثابت ہوا۔ جس کے اہلسنّت و جماعت قائل ہیں۔ یہ آپ کا افترا علی اللہ ہے۔ (اس کا جواب بچند وجوہ ہے)۔

اول: شیخ علیہ الرحمۃ نے اپنی تحریر میں کوئی سند قرآن شریف یا حدیث شریف سے نہیں دی۔ جب کوئی سند نہیں ہے۔ تو کوئی بھی مسلمان آدمی اس کے ماننے کے لیے تیار نہیں۔ جو شیخ صاحب نے اپنی مجذوبی کی حالت میں لکھ دیا ہو۔ اس پر اعتبار نہیں۔ یا اس کی تاویل کی جائے گی۔

دوم: یہ کہ ان عبارتوں کے شروع میں الفاظ اگر۔ خواہد لکھے ہوئے ہیں جس سے شیخ علیہ الرحمۃ کا منشا ظاہر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ قرآنی آیات کی تفسیریں بیان کر رہی ہیں کہ نہ تو خدا چاہے اور نہ چاہے گا۔ اور نہ ایسا کرے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) فلو شاء لهدٰيكم اجمعين۔ (انعام)

''پس اگر ہم چاہتے تمام کو ہدایت کر دیتے۔''

(۲) ولو شاء الله لجعلكم امة واحدة۔ (مائده)

''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔''

(۳) ولو شاء الله ما اشركوا۔ (انعام)

''اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔''

(٤) ولو شاء الله مافعلوا۔ (انعام)

''اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا کام نہ کرتے۔''

(٥) ولو شاء لجعلهم امة واحدة۔ (شوریٰ)

''اگر ہم چاہتے تو ان کو ایک ہی مذہب پر کر دیتے۔''

(٦) لو اردنا ان نتخذ لهوا لا تخذنه من لدنا ان كنا فعلين۔ (انبياء)

''اگر ہم کھانا اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اختیار فرماتے۔ اگر ہمیں کرنا ہوتا۔ کیا کوئی اس آیت سے ایسا کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کھلونا ممکن ہے۔''

(٧) قل ان كان للرحمٰن ولد فانا اول العابدين۔

''کہہ دے اے (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر رحمٰن کے لیے بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کا پوجنے والا ہوتا۔''

یہاں کہہ دینا کہ خدا کا بیٹا بھی ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو معاذ اللہ عادت غیر کا حکم دے۔ یہ سات آیات کافی ہیں۔ اگرچہ متعدد آیات ایسی ہیں جن سے صاف صاف ظاہر ہے کہ خدا کے چاہنے پر دارومدار ہے۔ پس جب وہ چاہتا ہی نہیں تو پھر یہ فتویٰ خداوند تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کا الزام کس طرح لگایا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف خلف وعید کیوں کہا جا سکتا ہے۔ اور کیوں کرے اس کی کوئی نظیر پیش کرنی چاہیئے کہ فلاں امر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے خلاف ظاہر کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرے گا۔ جب یہ نہیں تو پھر خدا کے کذب پر دلائل حشویہ پیش کرنا کس اہلسنّت کا مذہب ہے۔ واقعی یہ مذہب خوارج اور معتزلہ کا ہے۔ جیسے آگے آئے گا۔ انتظار کیجئے۔ سوم: شیخ علیہ الرحمۃ پر آپ نے کذب باری تعالیٰ کا بہتان لگایا ہے۔ اس تیسری عبارت میں حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوب نمبر ۵۴ میں جو صفحہ ۱۷۰ پر درج ہے۔ ایک اپنے مرید مریض کو تحریر

فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جبار و قہار ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اگر صفت قہاری ظہور میں لائے تو کوئی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اپنی مخلوق میں تصرف کرنے کو ظلم سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ پس اس عبارت سے کذب باری تعالیٰ ثابت کرنا نافہمی نہیں تو اور کیا ہے؟ چہارم: میں نہیں شیخ علیہ الرحمۃ کی اسی کتاب مکتوبات سے پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کذب باری تعالیٰ یا خلف وعید کے مسئلہ کا تشدد سے انکار کر کے بخوبی سمجھا دیا ہے۔ وہ اپنے مکتوب نمبر ۹۸، صفحہ ۳۱۷ پر فرماتے ہیں کہ بھائی شمس الدین کو واضح ہو۔ کہ اہلسنّت کا مسئلہ اتفاقیہ ہے کہ کافروں کے لیے وعید مطلق ہے اور نیکوکاروں کے لیے وعدہ مطلق اور گنہگار مسلمان چونکہ کافر نہیں۔ وہ وعید مطلق کے نیچے داخل نہیں اور وہ بالکل نیکوکار بھی نہیں۔ تو وعدہ وعدہ مطلق میں بھی داخل نہیں۔ لیکن معتزلہ فرقہ اس کے خلاف ہے۔ وہ اس مسلمان کو جو نیکوکار نہیں۔ ہمیشہ کے لیے دوزخی کہتا ہے اور اہلسنّت و جماعت اس مسلمان کو خدا کی مرضی پر چھوڑتے ہیں۔ خواہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے بخش دے۔ یا عدل سے عذاب کر کے بخش دے۔ اس کو اختیار ہے اس میں خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا اور اس میں خلف وعید یا وعدہ خلافی کرنا کہاں پایا جاتا ہے۔ اصل عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے تاکہ آپ معتزلہ عقیدہ سے بچیں۔ اور اہلسنّت میں داخل ہوں۔ اور توہین اور گستاخی اللہ تعالیٰ سے مصؤن رہیں۔

مکتوب نود و ہشتم در وعدہ و وعید صفحہ ۳۱۷

برادر شمس الدین بداند کہ مر اہل سنت را اجماع است کہ وعید مطلق کافران را است و وعدہ مطلق مومناں را است۔ باز مومن کہ عاصی باشد کافر نبود۔ تا در تحت وعید مطلق در آید۔ و نیز محسن مطلق نیست تا در وعدہ مطلق و برادر یابد اندروئے اختلاف است۔ قول معتزلہ آنست کہ وے از وعید مطلق است۔ اگر با گناہ ازیں جہاں بیروں رود۔ وجاوداں در دوزخ بماند۔ باز مذہب اہلسنّت آنست کہ مر اورا موقوف دارند نہ وعدہ مطلق وہند نہ وعید مطلق حکم دے بہ مشیت مطلق دارند اگر خواہد دے را آمرزد و آں از دے فضل بود و اگر خواہد او را عذاب کند و آں از وے عدل بود و ہیچ حال مومن را در دوزخ خلود نگویند ہر چند عاصی باشد۔ از عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما منقول است کہ گفت کہ ہر مومن کہ با گناہ رود خداوند تعالیٰ از سہ کارے کہ باوے کند یا برحمت خویش بیامرزد۔ یا بشفاعت پیغمبر بہ بخشد یا بمقدار گناہ عذابے کند۔ و آخر آزاد کند۔

رباعی ؎

اگر گناہ داری در توبہ است باز — توبہ کن چوں در نخواہد شد فراز

گر بدیں درگاہ بصدق آئی وے — صد فتوحت پیش باز آمد ہے

لیجئے! مفتی صاحب شیخ علیہ الرحمۃ کا نفیس فیصلہ اور فتویٰ اہلسنّت و جماعت اور فرقہ معتزلہ کا مذہب کیسا صاف صاف بتلا دیا

تحریر کرتا ہوں۔انشاءاللہ تعالیٰ آپ نادم ہوں گے۔اور آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی بشرطیکہ خداوند کریم کی توفیق رفیق ہوئی۔ورنہ چندھیا ضرور ہو جائیں گی۔

فصل اول

آیات قرآنی جن سے ثابت ہوگا کہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے کہ اس کا حکم اخبار میں ہرگز نہیں بدلتا

(١) وعد اللہ لا یخلف المیعاد۔وعدہ کیا اللہ نے۔اور نہ خلاف کرے گا۔اللہ اپنے وعدہ کے۔(سورہ زمر)

(٢) ولن یخلف اللہ وعدہ (سورہ حج) خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کرے گا۔

(٣) ان وعد اللہ حق (قصص) تحقیق اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔

(٤) وعد اللہ لا یخلف وعدہ (روم) وعدہ کیا اللہ نے نہیں خلاف کرے گا اللہ اپنے وعدے کے۔

(٥) الا ان وعد اللہ حق (یونس) خبردار ہو جاؤ واقعی اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

(٦) کل کذب الرسل فحق وعید (ق) جنہوں نے جھٹلایا پیغمبروں کو پھر ٹھیک ہوئی۔ان پر وعید عذاب۔

(٧) وقد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید۔تحقیق بھیجا ہم نے تم پر عذاب۔میری بات بدلنے والی نہیں اور نہ ہم اپنے بندوں سے ظلم کرنے والے ہیں۔(ق)

(٨) فلن یخلف اللہ وعدہ (بقرہ) اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہ کرے گا۔اور نہ کرتا ہے۔

(٩) فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ من رسلہ۔(سورہ ابراہیم) پس تم مت گمان کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کے خلاف نہیں کرے گا۔

(١١) یا یخلف اللہ وعدہ۔(روم) اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف کرتا اور نہ کرے گا۔

(١٢) من اصدق من اللہ حدیثا (سورۂ نساء) اللہ تعالیٰ سے کون سچا ہے بات میں (یعنی کوئی نہیں)۔

(١٣) وعد اللہ حقا ومن اصدق من اللہ قیلا۔(النساء) وعدہ اللہ تعالیٰ کا سچا ہے۔اور کون زیادہ سچا ہے اللہ سے کلام میں یا بات میں۔

(١٤) وتمت کلمات ربك صدقا وعدلا۔(انعام) تمام ہوئے کلمات تیرے رب کے سچے اور صحیح۔

(١٥) وانا لصدقون۔(انعام) اور واقعی میں سچا ہوں۔

(١٦) وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نار جھنم خلدین فیھا۔(توبہ) اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ منافقین اور

منافقات اور کفار ہمیشہ تا ابد دوزخ میں رہیں گے۔

(١٧) وعد اللہ المومنین والمومنت جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا۔(توبہ) وعدہ کیا ہے اللہ پاک نے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو بہشت کا جس کے نیچے نہریں چلتی ہیں کہ وہ ہمیشہ تا ابد اس میں رہیں گے۔

(١٨) اولئك اصحاب الجنة ھم فیھا خلدین (بقر، یونس، ہود) یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(١٩) اولئك اصحاب الجنة خلدون فیھا (احقاف) یہی لوگ جنتی ہیں۔ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(٢٠) فاولئك اصحاب النار ھم فیھا خلدون (اعراف، یونس، مجادلہ) بس یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ان آیات کے سوا کثرت سے آیات قرآن میں موجود ہیں۔یہاں ان بیس آیات کو کافی سے زیادہ اس کے لیے سمجھا گیا ہے۔ان سے بہمہ وجوہ ثابت ہے کہ جو وعدہ یا وعید یا عہد اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم میں فرمایا ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا۔اس کا حکم قائم اور دائم ہے۔بالخصوص اخبار میں اور جو کچھ چاہے وہی ہوتا ہے۔اور جس کو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے نجات کا کیا ہے ویسا ہی پورا کرے گا۔اس میں سر مو فرق نہیں ہوگا۔اور جو وعدہ کفار کے حق میں ہے۔اس کو بھی ویسا ہی پورا کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ اور وعید میں تمام سچوں سے سچا ہے۔وعدہ خلافی اور جھوٹ اس کی شان جلالی کے خلاف ہے۔اور اس کی ذات پاک کے منافی۔جس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ خداوند کریم خلف وعید یا اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔یا کذب یا دروغ بولتا ہے۔یا بولے گا۔یا بول سکتا ہے۔یا بولنے پر قادر ہے۔وہ شخص اہلسنّت و جماعت سے خارج بلکہ کافر ہے۔یہی مذہب اہلسنّت و جماعت متقدمین اور متاخرین کا ہے۔جو نصوص سے ثابت ہے۔

فصل دوئم

تفاسیر قرآنی سے اس بات کا ثبوت کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اور وعید سچا ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں کرتا

(١) تفسیر قادری جلد دوئم صفحہ ٤٦٠ سطر ١٨۔ان سب (قوم تبع) نے کذب الرسل تکذیب کی تمام رسولوں کی۔اس واسطے کہ انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں۔تو ان میں سے ایک کی تکذیب ان کی تکذیب ہوتی ہے۔پس جب اس قوم کے لوگوں نے انبیاء کی تکذیب کی۔فحق وعید۔تو مسلم ہوگئی اور نازل ہوئی ان پر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب کا ہم نے کیا تھا۔بلفظہ۔

(۲) تفسیر قادری جلد دوئم، صفحہ ۴۶۳، سطر اوّل۔ قد قدمت اور بے شک ہم نے پہلے بھیجی تھی الیکم بالوعید تمہاری طرف اپنی وعید اپنی کتابوں میں اپنے رسولوں کی زبانی اور اب تم کو حجت نہیں رہی اور تمہارا کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔ مایبدل القول۔ نہ بدلی جائے گی بات لدی میرے پاس یعنی ہم جو کچھ وعدہ وعید کر چکے ہیں اس تبدل اور تغیر میں گنجائش نہیں۔ بلفظہ۔

(۳) تفسیر قادری، جلد اوّل، صفحہ ۱۸۳ ومن اصدق اور کوئی شخص ہے بہت سچا۔ من اللہ حدیثا اللہ تعالیٰ سے یعنی اس سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہے بات میں۔ اور وعدہ کے رو سے۔ یعنی اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں اس واسطے کہ جھوٹ نقص ہے اور حق تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے۔ بلفظہ۔

(۴) تفسیر فتح العزیز پارہ الٓمٓ صفحہ ۲۱۴ فلن یخلف اللہ وعدہ پس ہرگز خلاف نخواہد کرد خدا تعالیٰ عہد حکمے خود را۔ زیرا کہ خبر و کلام ازلی اوست و کذب در کلام نقصانے ست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نیابد۔ وآنچہ بعضی ظاہر بیناں گفتہ اند کہ خلاف در وعدہ نیک نقصان است۔ و در وعید بد کرم و لطف است مبنی است بر قیاس غایت بر شاہد در حق او تعالیٰ مبرا از جمیع نقائص است۔ خلاف خبر مطلقاً نقصان ست خواہ نیک باشد یا بد۔ زیرا کہ لطف و کرم او تعالیٰ راہ ہائے بسیار دارد۔ بلفظہ۔ یہاں حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے لفظ جودا و کرما کا بھی فیصلہ فرما دیا۔

(۵) تفسیر فتح العزیز پارہ الٓمٓ صفحہ ۲۱۵-۲۱۶۔ فاولئک اصحاب النار پس آن گروہ ملازمان دوزخ اند کہ ہرگز از آں جدا نمی شوند۔ ھم فیھا خلدون یعنی ایشاں دراں دوزخ ہمیشہ باشندگانند۔ والذین امنوا وعملوا الصالحات یعنی و کسانیکہ ایمان آوردند و عملہائے شائستہ کردند پس لہائے ایشاں نیز از گناہ پاک است و بدن ایشاں نیز بنور عمل صالح منور لاجرم اولئک اصحب الجنۃ یعنی ایں گروہ ملازمان بہشت وندکہ جائے قدس وطہارت است ھم فیھا خلدون یعنی ایشاں دراں بہشت ہمیشہ باشندگانند۔ بلفظہ۔

(۶) تفسیر فتح العزیز پارہ الٓمٓ صفحہ ۳۱۷ نیز باید دانست کہ اہل قبلہ را دریں مسئلہ اختلاف عظیم روداده بعضے از ایشاں مرتکب کبیرہ را وعید قطعی دائمی ثابت مے کنند ومیگویند کہ اگر صاحب کبیرہ بے توبہ بمیرد حکم او حکم کافر ان ست وہمیں ست مذہب معتزلہ و خوارج۔ وہمیں ست مذہب بشر مریسی وخالدی ودیگر جاہلاں بیوقوف۔ مذہب صحیح کہ صحابہ وتابعین آں را مشروحا بیان فرمودہ اند۔ واہلسنت وجماعت آں را اختیار نمودہ اند آنست کہ مرتکب کبیرہ قابل عفو است اگر بے توبہ بمیرد و مانند سائر مسلمین ست در نماز جنازہ واستغفار واعانت بصدقات ومبرات و در حق او شفاعت پیغمبر ورحمت الٰہی را امیدوار باید بود۔ بلکہ یقین باید کرد کہ حق تعالیٰ برحمت بے غایت خود بالشفاعت پیغمبر از بعضے مرتکبان کبیرہ عفو خواہد فرمود۔ وبعضے را از ایشاں عذاب ہم کند ونیز یقین باید کرد کہ ہر کہ از یں ہا معذب خواہد شد عذاب او منقطع خواہد گشت۔ عذاب ابدی خاصہ کفر است۔ ہیچ گناہ مستحق آں نتواں شد۔ بعضے از طرف داران معتزلہ دریں مقام میگویند کہ ہر چند مذہب اہل سنت اقرب بادب

است زیرا کہ ایشاں حق تعالیٰ را بدو صفت جلال وجمال وعفو وانتقام ولطف وقہر ثابت کنند وہیچ یک را از یں دو صفت در حق بندگاں واجب نمیدانند ومیگویند کہ او خداوند است یفعل مایشاء ویحکم ما یرید الخ بلفظہ۔

دیکھیے شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے خلف وعید اور کذب باری تعالیٰ کی کیسی جڑ کاٹی ہے

(۷) تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۹۵ زیر آیت ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ انکارا ان یکون احدا کثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللہ تعالیٰ محال۔ (یعنی یہ انکار استفہامی ہے) کہ کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے سچ بولنے میں زیادہ ہے۔ پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا خلف وعید کا الزام ہرگز نہ لگایا جائے کہ اس کی خبر میں واقع ہو۔ کیونکہ یہ نقص ہے ذات باری میں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(۸) تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۲۷۳۔ وانا لصادقون فی الاخبار والوعید والوعد یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق میں سچا ہوں اپنے اخبار یعنی وعدہ اور وعید میں۔

(۹) تفسیر خطیب شربینی صفحہ ۷۳ قولہ تعالیٰ فلن یخلف اللہ عھدہ فیہ دلیل علی ان الخلف فی خبر اللہ محال۔ بلفظہ۔ یعنی خلف وعید اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(۱۰) تفسیر کشاف صفحہ ۴۳۱ زیر آیت۔ وانا لصادقون فیما اوعدنابہ العصاۃ لا تخلفہ کما تخلف ما وعدناہ اھل الکتاب۔ بلفظہ۔ یعنی میں سچا ہوں وعید اور وعدہ میں جو اہل کتاب کے ساتھ کیا گیا ہے۔

(۱۱) تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۲۷۱ سطر ۳۳ مصری زیر آیت وظنوا انھم قد کذبوا (یوسف) لان المومن لا یجوز أن یظن باللہ الکذب بل یخرج بذالک عن الایمان) یعنی کسی مسلمان مومن کو جائز نہیں ہے کہ خدا پر جھوٹ بولنے کا گمان کرے۔ بلکہ ایسا کرنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ لیجیے اپنے ایمان کو سنبھالیے۔

(۱۲) تفسیر کبیر جلد سوم جلد سوم صفحہ ۲۷۹۔ سطر اخیر۔ مصری۔ قولہ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ استفھام علی الانکار والمقصود منہ بیان انہ یجب کونہ تعالیٰ صادقاوان الکذب والخلف فی قولہ محال۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی بات میں کون سچا زیادہ ہے۔ یہ قول استفہام انکاری ہے۔ یعنی کوئی نہیں۔ مقصود اور مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سچ کا اعتقاد کرنا واجب ہے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ کے قول میں جھوٹ اور خلف وعید محال ہے۔

(۱۳) تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۳۲-۱۳۳۔ مصری سطر ۱۳۹، (الف) قال للعانی الکلمات معناھما ماجاء من وعد و وعید و ثواب و عقاب فلا تبدیل فیہ ولا تغیر لیکیا قال مایبدل القول لدی بلفظہ۔ صفحہ ۱۳۲، سطر ۳۹۔

(ب) ان حکم اللہ تعالیٰ ھو الذی حصل فی الازل ولا یحدث بعد ذلک شئ فذلک الذی حصل فی الازل ھو التمام وزیادۃ علیہ ممتنعۃ و ھذا الوجع ھو المراد من قول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدوة و رئيس الاشيخ الضللة ابليس ۔یعنی مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی۔جس میں اس کا کوئی پیشوانہ رئیس مگر برادر گمراہی ابلیس بلفظہٖ۔سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح صفحہ ۴۶۔

(۳۰) کنز الفوائد میں اسی قول کے متعلق لکھا ہے: القدرة والارادة صفتان مؤثرتان والمستحيل لايمكن ان يتاثر بهما اذيلزم ح ان يجوز تعلقهما باعدام انفسهما واعدام الذات العالية واثبات الالوهيتدلا يقبلها من الحوارث و سلبها عن مستحقها جل و علا فای قصود و فساد و نقص اعظم من هذا و هذا التقدير يودى الى تخليط عظيم و تخريب جسيم لا يبقى معه عقل ولا نقل ولا ايمان ولا كفر و لعماء ة بعض الاشقياء من المبتدعة عن هذا صرح بلقيئة فانظر عما لهذ المبتدع كيف عمٰى عما يلزم علٰى هذا القبول الشنيع من اللوازم التى لا يتطرق اليها الوهم ۔یعنی قدرت اور ارادہ دونوں صفتیں مؤثر ہیں۔اور محال کا ان سے مؤثر ہونا ممکن نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ قدرت وارادہ اپنے نفس کے عدم اور خود اللہ کے عدم اور مخلوق کو خدا بنا دینے اور خالق سے خدائی چھین لینے ان سب باتوں سے متعلق ہو سکے اس سے بڑھ کر کون سا قصور وفساد ونقصان ہوگا۔اس تقدیر پر وہ سخت درہمی اور عظیم خرابی لازم آئے گی جس کے ساتھ نہ عقل رہے نہ عقل نہ ایمان نہ کفر اور بعض اشقیا بدمذہب کو جو یہ امر نہ سوجھا تو صاف لکھ گیا کہ ایسی بات پر بھی خدا قادر ہے۔اب اس بدعتی کا اندھاپن دیکھو کیونکہ اسے یہ سوجھیں وہ شناعتیں جو اس برے قول پر لازم آئیں گی جن کی طرف وہم کو بھی راستہ نہیں۔بلفظہٖ۔سبحن السبوح مؤلفہ حضرت مجدّد مائتہ حاضرہ فاضل بریلوی۔

(۳۱) علامہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار کتاب معین المفتی فی جواب المستفتی میں لکھتے ہیں: ولا يوصف الله تعالٰى بالقدرة على الظلم والسفة والكذب لان المحال لا يدخل تحت القدرة وعند المعتزلة بقدر ولا يفعل ۔یعنی حق تعالٰی کا ظلم اور بے عقلی اور کذب پر قادر ہونے سے موصوف ہونا ناروا ہے۔کیونکہ محال قدرت کے نیچے داخل نہیں ہوتا ہے۔اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے۔اور کرتا نہیں۔بلفظہٖ۔تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مؤلفہ حضرت مولوی غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ مصدقہ علماء حرمین شریفین۔(۳۲) حاشیہ متن سنوسیہ میں علامہ ابراہیم باجوری لکھتے ہیں: القدرة لا متعلق بالمستحيل فلاضير فى ذلك كما لا ضيرفى ان يقال لا يقدر الله علٰى ان يتخذولدا اوز وجته اونحو ذلك۔(۳۳)[1] کفایۃ العلوم فی علم الکلام۔ومن الجهل قوله من قال ان الله قادر علٰى ان تيخذ ولدا الاانه لا تعلق القدر ة بالمستحيل و اتخاذالولد مستحيل والا يقال انه اذلم يكن قادر على اتخاذ الولد كان عاجزا لا تاتقول انما يلزم العجز لو كان المستحيل من وظيفة القدرة ولم تتعلق به مع انه ليس من وظيفتها الا الممكن۔اھ۔یعنی یہ قول جہالت کا ہے کہ جو کہتا ہے کہ اللہ تعالٰی اولاد پیدا کرنے پر قادر ہے۔یاد رکھو کہ اس کا تعلق قدرت کے ساتھ نہیں محال کی وجہ سے اور اولاد پیدا کرنا خدا کے لیے محال ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ جب اللہ تعالٰی اولاد پیدا

حاشیہ[1]، [2]: تقدیس الوکیل عن توہین۔الرشید والخلیل۔صفحہ ۳۱۹۔

کرنے پر قادر نہ ہو تو عاجز ہوگا۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ عجز لازم نہیں آتا اگر محال قدرت کے لیے مقرر ہوتا لیکن وہ اس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔اس کا تعلق صرف ممکن کے ساتھ ہے۔

(۳۴) ردالمختار شرح درمختار صفحہ ۳۵۱،سطر ۱۲ جلد اول مقبولہ عرب وعجم میں ہے: يجوز خلف الوعيد فظاهر ما فى المواقف والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازه لانه لا يعد نقصًا بل جودا و كرما ۔ وصرح التفتازانى وغيره بان المحققين على عدم جوازه و صرح اسفى بانه الصحيح لا ستحالة عليه تعالٰى لقوله وقد قدمت عليكم بالوعيد مايبدل القول لدى وقوله تعالٰى ولن يحلف الله وعده اى وعيده ۔بلفظہٖ۔یعنی کیا خلف وعید جائز ہے۔جیسا مواقف اور مقاصد میں لکھا ہے۔کہ اشاعرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔کیونکہ یہ عیب نہیں۔بلکہ بخشش اور کرم ہے۔لیکن تفتازانی وغیرہ محققین نے تصریح کی ہے کہ خلف وعید جائز نہیں ہے۔اور امام نسفی نے بھی اس پر تصریح کی ہے کہ خلف وعید اللہ تعالٰی پر محال ہے۔اور یہی صحیح ہے۔جیسے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: وقد قدمت عليكم بالوعيد مايبدل القول لديى اورولن يخلف الله وعده اى وعيده یعنی بے شک ہم نے پہلے بھیجی تھی۔تمہاری طرف اپنی وعید۔اور نہیں بدلی جائے گی میرے پاس سے کوئی بات۔اور اللہ ہرگز خلاف نہ کرے گا اپنے وعدہ اور وعید کے۔

(۳۵) حاشیہ شرح عقائد علامہ رمضان افندی علیہ الرحمۃ میں درج ہے: وزعم بعضهم من اهل السنة اى فى الجواب عن تمسك المعتزلة وهو ليس بمرضى عند الشافعى رحمته [2] تعالٰى ان الخلف كرم فيجوز من الله تعالٰى و المخففون علٰى خلافه كيف اى كيف يجوز الخلف من الله تعالٰى فى الوعيد وهو اى الخلف تبديل للقول وقد قال الله تعالٰى مايبدل القول لدى الآيہ۔بلفظہٖ۔من کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مقبولہ حرمین شریفین صفحہ ۳۱۸ یعنی بعض اہلسنّت نے معتزلہ کے جواب میں یہ زعم کیا ہے کہ خلف وعید کرم ہے۔یہ حق تعالٰی پر روا ہے۔حالانکہ یہ زعم خود امام شافعی کے نزدیک بھی ناپسند ہے۔اور محققین اس کے خلاف پر ہیں۔حق تعالٰی سے خلاف وعید کیونکر روا ہو کہ یہ تبدیل قول ہے۔اور قرآن میں حکم ہے کہ خدا کے نزدیک بات نہیں بدلتی۔(۳۶) معین المفتی فی جواب المستفتی علامہ محمد بن عبداللہ التمر تاشی صاحب تنویر الابصار حنفی العضمن الكفر لا يجوز عقلا خلا فاللا شعرى وتخليد المؤمنين فى النارو الكافرين فى الجنة يجوز عقلا عندهم الا ان السمع ورد بخلافه وعندنا لا يجوز بلفظہٖ تقدیس الوکیل صفحہ ۳۱۸ یعنی کفر کی بخشش عقلاً بھی جائز نہیں۔خلاف اشعری کے۔اور مومنوں کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا۔اور کافروں کا بہشت میں ہونا اشعری کے نزدیک روا ہے۔مگر دلیل سمعی اس کے برخلاف ہے۔اور ہمارے نزدیک جائز نہیں۔(۳۷) عمدة من الحنفية علامہ ابوالبرکات النسفی کی کتاب میں ہے۔تخليد المؤمن فى النار والكافر فى الجنة يجوز عقلا عندهم يعنى الاشاعرة الا ان السمع ورد بخلافه وعندنا معشر الحنفية لا يجوز۔بلفظہٖ۔تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مقبولہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً صفحہ ۳۱۸ یعنی مومن کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا۔اور کافر کا بہشت میں ہمیشہ رہنا اشاعرہ کے نزدیک صرف عقلاً جائز ہے۔مگر دلیل سمعی اس کے برخلاف ہے۔اور ہم حنفیوں کے

نزدیک عقلاً وسمعاً ناجائز ہے۔ لیجئے مولوی جی یہ ہے مذہب اہلسنّت و جماعت کا علم کلام کی کتب سے۔ اور وہ مذہب مردود اور مطرود ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں کہ خلف وعید کے تمام اہلسنّت قائل ہیں۔ اور آپ کا یہ مذہب کہ خدا تعالیٰ تمام مشرکین اور کفار فرعون وہامان ونمرود وغیرہم کو بہشت میں داخل کرے گا۔ یا کرسکتا ہے۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام واصدقاو شہداء، صلحاء، اولیاء، قطب وغوث اور سائر مسلمین مومنین کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ یا کرسکتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ کیا خداوند کریم غفور الرحیم ایسا کرے گا یا کرسکتا ہے کہ جو فرمانبردار خاص واکمل مقبول بندگان الٰہی ہیں، ان کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جو شر الاشرار کفار نابکار مشرکین کبار ہیں، ان کو بہشت میں داخل کرے۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ صریح ظلم اور کذب قبیح ہے۔ جو حق تعالیٰ پر محال زیر قدرت کے قابل نہیں۔ جس کا کوئی بھی مسلمان تمام مذاہب کا حتیٰ کوئی غیر مسلم بھی قائل نہیں۔ ہاں اگر قائل ہیں۔ تو معتزلہ یا وہابیہ دیوبندیہ ہیں۔ دیکھو مذہب معتزلہ یہ ہے: المزادارية هو ابو موسیٰ عیسیٰ بن صليح المزدار هذا لقبه من باب الافتعال عن الزيادة وهو تلميذ بشر اخذ العلم منه ويزهد حتیٰ مسمیٰ راهب المعتزلة قال الله تعالیٰ قادر علیٰ ان يكذبون بظلم ۔ یعنی مزدار یہ وہ موسیٰ عیسیٰ بن صبیح ہے۔ مزدار اس کا لقب ہے۔ باب افتعال میں سے لفظ زیارت سے۔ اور وہ بشر کا شاگرد ہے۔ اس سے اس نے علم حاصل کیا۔ اور اس نے ایسا زہد کیا کہ اس کا نام معتزلہ فرقہ کا راہب ہوگیا۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے اور ظلم کرنے پر قادر ہے۔ اس کے آگے شارح علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ولو فعل لكان الٰها كاذبًا ظالمًا تعالیٰ الله عما قال علوا كبيرا بلفظہٖ۔ شرح مواقف صفحہ ۷۹۵۔ معتزلہ کا مذہب یعنی اللہ تعالیٰ ایسا کام کرے تو وہ جھوٹا اور ظالم ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ بڑا بزرگ اور عالی ہے۔

توضیح: اس جگہ پر ایک امر کا اظہار بھی قابل دید ہے کہ آپ کے بھائیوں نے کتاب شرح مواقف اپنے بھائی مرزائیوں کو دے کر عدالت میں اس کی یہ عبارت صرف جملہ وهما من الممكنات تشملها ۔ صفحہ ۷۰۹ کی لکھوائی۔ مگر اس کے معنی نہ لکھوائے۔ اور میں نے کہا کہ اس کے آگے پیچھے سے بھی عبارت لکھواؤ جو سمجھ میں آجائے کہ یہ کن لوگوں کا مذہب ہے۔ عدالت نے کہا کہ جو ملزمان لکھواتے ہیں اتنا ہی لکھوادو۔ جب تمہاری باری آئے گی باقی اس وقت لکھوادینا۔ مگر افسوس کہ جب میری باری آئی تو عدالت نے مکرر سوالات کو جو میرا قانونی حق تھا لکھنے سے انکار کیا (انکار عدالت) اب میں بتلاتا ہوں کہ اس جملہ سے ملزمان کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ اور وعید دونوں کے برخلاف کرنے پر قادر ہے۔ اول تو یہ کہ یہ جملہ عبارت المقصد الخامس فی فروع للمعتزلة کے نیچے درج ہے۔ دوئم یہ کہ جملہ مذکور تمام شرح عقائد کی عبارات کے جو میں لکھ چکا ہوں مخالف ہے۔ کیونکہ وہ بار بار اپنی کتاب میں فرما رہے ہیں: کہ الكذب نقص والنقص علی الله تعالیٰ محال اور مذہب معتزلہ کو بھی صاف فرما رہے ہیں کہ وہ کذب اور ظلم پر اللہ تعالیٰ کو قادر جانتے ہیں۔ سوم اس جملہ کی تردید علامہ دوانی بھی فرما رہے ہیں جن کی عبارت صفحہ ۲۷، فقرہ ۱۱ میں لکھ چکا ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ ان وہابیوں کا مذہب معتزلہ کا مذہب ہے۔ اور انہیں کا کاسہ لیسی ہے۔ اور بس۔

دیگر کتب دینیہ اہلسنّت و جماعت سے خلف وعید یا کذب باری تعالیٰ کے ناجائز ہونے کا ثبوت

(۱) فتوح الغیب کی شرح فارسی شیخ محقق محمد عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مقالہ ۴۴ صفحہ ۲۵۵-۲۵۶۔ اشکال درینجا اینست کہ فرمودہ اند وعدہ کہ بعارف از درگاہ خداوندے میرود گاہے وفا کردہ نمیشود وآں موعود بایشاں رسانیدہ نمیشود پس ایں خلاف در وعدہ حق لازم مے آید وآں باتفاق روا نبود الخ۔ بلفظہٖ۔

(۲) غنیۃ الطالبین حضرت پیرانِ پیر علیہ الرحمۃ، صفحہ ۱۹۹-۲۰۰۔ اما الفصل الاول فيما لا يجوزا طلاقه على البادى عزو جل من الصفات ويستحل الخ یعنی پہلی فصل جس میں وہ باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنا جائز نہیں اور وہ اس کی صفات میں محال ہیں۔ اس میں بہت سی باتیں لکھ کر حضرت غوث پاک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ محال ہے۔

(۳) غنیۃ الطالبین حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ صفحہ ۵۶۱۔ قوله اجيب واستجيب خبر والخبر لا يعترض عليه النسخ لانه اذا نسخ صار بخبر كاذبا و تعالیٰ الله عن ذلك علوا كبيرا او خبر الله تعالیٰ لا ينع بخلاف مخبره الخ۔ بلفظہٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قبول کرتا ہوں اور استجیب خبر ہے انشاء نہیں۔ اور خبر پر نسخ عارض نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر خبر منسوخ ہوجائے تو مخبر (خبر دینے والا) جھوٹا ہوجائے گا۔ اور خداوند تعالیٰ اس سے بزرگ اور بلند ہے (پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ کی خبر خلاف واقع نہیں ہوسکتی۔

(۴) مکتوبات حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدّد الف ثانی کا مکتوبات نمبر ۲۶۶۔ عقائد اہلسنّت و جماعت جلد اول میں فرماتے ہیں۔ او تعالیٰ از جمیع نقائص وسمات حدوث منزہ ومبرا است۔ بلفظہٖ۔

(۵) ایضاً۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول۔ اردو ترجمہ یہ ہے اور آیت کریمہ: فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله خصوصیت پر دلالت نہیں کرتی۔ ہوسکتا ہے کہ اس جگہ وعدہ خلافی کے نہ ہونے کا اقتصار وانحصار اس سبب سے ہو کہ وعدہ سے اس جگہ مراد رسولوں کی نصرت اور فتح اور کفار پر ان کا غلبہ ہے۔ اور یہ بات وعدہ اور وعید پر متضمن ہے۔ یعنی رسولوں کے لیے وعدہ ہے۔ اور کفار کے لیے وعید پس گویا اس آیت میں خلف وعدہ کی بھی اور خلف وعید کی بھی نفی ہے۔ فالاية مستشهد عليه لاله۔ نیز وعید میں خلاف ہونا وعدہ کی طرح کذب کی مستلزم ہے۔ اور یہ بات حق تعالیٰ کی بلند بارگاہ کے مناسب نہیں۔ یعنی حق تعالیٰ نے ازل میں جان لیا تھا کہ کفار کو ہمیشہ کا عذاب نہ دوں گا۔ اور پھر باوجود اس بات کے کہ کسی مصلحت کے لیے اپنے علم کے خلاف کہہ دیا۔ کہ ان کو ہمیشہ کا عذاب کروں گا۔ اس امر کا تجویز کرنا نہایت ہی برا ہے۔ بلفظہٖ۔ اردو ترجمہ مکتوبات جلد اول، صفحہ ۵۱۹۔

(٦) حسن العقیدہ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔ ولا یصح علیہ الحرکۃ والانتقال
والتبدل فی ذاتہ ولا فی الصفاتہ ولا الجہل ولا الکذب۔ بلفظہٖ۔ صفحہ ٦، سطر ٤۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر حرکت کا کرنا یا انتقال
کرنا یا بدلنا صحیح نہیں ہے۔ نہ ذات میں نہ صفات میں اور نہ جہل اور نہ جھوٹ اس میں ہے۔

(٧) شرح فقہ اکبر ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری صفحہ ١٤٨۔ مطبوعہ گلزار محمدی لاہور ومنہا ان خلف الوعید کر
فیجوز من اللہ تعالٰی والمحققون علی خلافہ کیف ھو تبدیل القول وقد قال اللہ تعالٰی ما یبدل القول
لدی ای بوقوع الخلف فیہ یعنی لا تبدیل ولا خلف القولی فلا یطعمون ان ابدل وعیدی۔ بلفظہٖ۔ یعنی بعض
کا قول ہے کہ خلف وعید کرم ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا کرنا جائز ہے۔ لیکن محققین اس کے خلاف ہیں۔ یعنی جا
نہیں کہ کیونکر اللہ تعالیٰ اپنے قول کو تبدیل کرے۔ اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میرا قول تبدیل نہیں ہوتا۔ یعنی اس میں خلاف
وعدہ و وعید وقوع میں نہیں آتا ہے۔ یعنی میری بات میں نہ تو خلاف ہے اور نہ تبدیلی۔ اور یہ خیال مت کرو کہ میں اپنی وعید
تبدیل کرتا ہوں۔ یا کرنے والا ہوں۔

(٨) شرح فقہ اکبر صفحہ ١٢٩۔ انہ لا یوصف اللہ تعالٰی بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لایدخل تحت
القدرۃ وعند المعتزلۃ انہ یقدر ولا یفعل۔ بلفظہٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات
پر محال ہے اور یہ کہ محال قدرت کے نیچے نہیں ہے۔ لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے کرتا نہیں۔

(٩) فتاوے عالمگیری اردو جلد دوئم صفحہ ٨٣٥ تا ٨٣٧۔ اگر کسی نے وصف کیا اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے جو لائق شان
الٰہی نہیں ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کو جہالت یا عاجزی یا نقص کی طرف منسوب کیا تو وہ کافر ہوگا۔ بلفظہٖ

(١٠) مجمع الانہار شرح ملتقی الابحر جلد اول مصری صفحہ ٦٢٩، سطر ٣۔ (کلمات کفر) اذا نکر صفتہ من صفات اللہ ا
انکر وعدہ او وعیدہ او جعل لہ شریکا اوولدا اوزوجہ اونسبتہ الی الجہل او العجز او النقص الخ
یکفر۔ بلفظہٖ۔ یعنی یا انکار کرے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک منفعت کا یا انکار کرے وعدہ یا وعید کا۔ یا اس کا شریک
بنائے یا اولاد یا عورت بنائے۔ یا اس کی نسبت جہل یا عاجزی یا کسی نقص کی طرف کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(١١) غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار جلد دوئم، صفحہ ٥١٣، سطر ١٢۔ جو شخص حق تعالیٰ کو بصفات ناقصہ موصوف کرے۔ یا اس
کے نام مقدس سے یا اس کے کسی حکم سے مسخرا پن کرے یا اس کا کوئی شریک یا فرزند یا زوجہ ٹھہرا دے یا اس علیم وقدیر کی طرف
جہل یا عجز یا نقصان کی نسبت کرے وہ کافر ہے۔ بلفظہٖ۔

(١٢) ضمان الفردوس مفتی عنایت احمد علیہ الرحمۃ صفحہ ١٣١، سطر ١٦۔ جس کلمہ میں بے ادبی ہو اللہ تعالیٰ کی جناب میں یا انکار
ہو خدا تعالیٰ کی صفات کمال کا یا اثبات ہو کسی عیب ونقصان کا۔ ایسا کلمہ یقیناً کفر ہے۔ بلفظہٖ۔

(١٣) خلاصہ رسالہ تقدیس الرحمٰن عن کذب والنقصان مولوی محمد لدھیانوی جد فاسد مولوی عبد اللہ معترض سکنہ کی

ریاست پٹیالہ۔ اب میں آپ کے جد فاسد مولوی محمد صاحب لدھیانوی کی کتاب تقدیس الرحمٰن عن کذب والنقصان سے دکھلاتا
ہوں۔ اس کو کھول کر اپنے سامنے رکھیئے اس کے صفحات ١-٢-٧-٨-٩-١٣ کو ملاحظہ کیجئے۔ اور شرم سے سر جھکائیے۔ اس شرم
سے نہیں جو آپ کے بازار میں بکتی ہے بلکہ اس شرم سے جو خداوند تعالیٰ نے جسم میں ودیعت فرمائی ہے۔ اور مذہب حق کو قبول
کیجئے۔ وھو ہذا۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اصدق الصادقین کے کذب کا قائل ہے۔
جیسا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے رسالہ یکروزی میں لکھا ہے کہ اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست
پس لانسلم الخ صفحہ ٢ اور مولوی خلیل احمد صاحب نے براہین قاطع میں لکھا ہے کہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں
نکالا قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے۔ الخ انتہی مختصراً صفحہ ٣، سطر ٣۔

الجواب

فریق اول کا دعویٰ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں کذب ممکن ہے۔ سخت بیجا ہے۔ کیونکہ ممکن اس کو کہتے ہیں جس کا ہونا نہ ہونا
دونوں برابر ہوں الخ صفحہ ٣، سطر ١٠۔ اور کذب جناب باری کی کلام میں ممتنعات سے ہے۔ کیونکہ عدم اس کا برخلاف ممکن کے
ضروری ہے۔ دلائل عقلیہ ونقلیہ سے علماء اہل اسلام نے کذب کا امتناع ثابت کیا ہے۔ کتب تفاسیر وعقائد واصول میں یہ مسئلہ
مشروحاً موجود ہے۔ الخ۔ صفحہ ٣۔ اس کے آگے مولوی صاحب آپ کے جد فاسد نے قرآن شریف وتفاسیر وعلم عقائد سے
دلائل مفصل لکھے ہیں۔ اور اچھی روشنی اس مسئلہ پر ڈالی ہے۔ اور اس کے آگے لکھتے ہیں: اس مسئلہ میں اسمٰعیل صاحب نے اعلیٰ
درجہ کی غیر مقلدی کا رتبہ حاصل کیا ہے۔ کیونکہ ادنیٰ درجہ کی غیر مقلدی تو صرف یہی ہے کہ ہم امامان دین کی تقلید نہیں کرتے
آیات واحادیث پر عمل بموجب فہم اپنے کے کرتے ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کی غیر مقلدی یہ ہے۔ کہ قرآن وحدیث کی بھی تقلید نہ کی
جائے جیسا کہ اپنے زعم میں آئے گویا آیات قطعیہ اور جمہور عقلا کے مخالف ہو درست ہے جب مولوی اسمٰعیل صاحب کذب کا
امکان کلام ربانی میں مخالف اولہ نقلیہ اور عقلیہ کے جائز رکھ کر تبعین مورد آیت شریف فمن اظلم ممن افتری علی اللہ
کذبا لیضل الناس بغیر علم ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین کے ہوئے یعنی خدا کی ذات اور صفات میں افترا کرنے
والا مستوجب سخت ترو عید شدید کا ہے اعاذ نا اللہ منہ۔

اور جو مولوی خلیل احمد صاحب نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ امکان کذب کا مسئلہ جدید کسی نے نہیں نکالا۔ قدما میں
خلف وعید کا مسئلہ اختلافی قدیمی ہے۔ اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے۔ انتہی ملخصا بالکل بے بنیاد ہے:۔ متقدمین سے
کوئی امکان کذب کا قائل نہیں ہوا۔ خلف وعید اگرچہ بعض اشاعرہ کے نزدیک جائز ہے۔ لیکن جمہور محققین نے بسبب استلزام

کذب کے جو اجماعاً متقدمین کے نزدیک ممتنع ہے۔ غیر جائز قرار دیا ہے۔ اور بعض کی مخالفت کو جمہور کے مقابلہ میں اعتبار نہیں۔ الخ، صفحہ ۸۔

حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اول غلطی مولوی اسمٰعیل صاحب سے شاید زمانہ غیر مقلدی میں سرزد ہوئی۔ اب مولوی خلیل احمد صاحب نے اس کو مسئلہ اختلافی قدیمی قرار دے کر آتش فتنہ کو از سر نو افروختہ کیا۔ جس میں مولوی رشید احمد صاحب بھی بسبب ثبت کرنے مہر اپنی کے اس زمرہ میں شمار کیئے گئے۔ الخ۔ صفحہ ۱۳۔

لیجئے مولوی صاحب! اس تمام تحریر جد فاسد پر ایمان لا کر مولوی اسمٰعیل کو اعلیٰ درجہ کا غیر مقلد تصور کریں۔ اور ان کو زیر وعید آیت شریف فمن اظلم الایہ میں داخل اور باقی مولوی رشید احمد صاحبان کو بھی شامل کریں۔ اور مذہب اہلسنّت و جماعت اختیار کریں۔ اور آئندہ کبھی یہ لفظ زبان پر نہ لائیں۔ کہ تمام اہلسنّت خلف وعید کے قائل ہیں۔ اگر آپ کسی اور کی بات نہیں مانتے تو خیر لیکن اپنے جد فاسد ماجد کی تحریر پر تو ضرور ایمان لائیں۔ اور معتزلہ میں شمار نہ ہوں۔ اور نہ خوارج میں۔ (۱۴) فتاویٰ قادریہ مصنفہ مولوی محمد صاحب لدھیانوی جد فاسد مولوی معترض میں مولوی رشید احمد صاحب دیوبندی کی کیفیت اور مسئلہ کذب باری تعالیٰ۔ مولوی صاحب! اب آپ ایک دوسری کتاب اپنے جد فاسد کی اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے صفحہ ۹۴-۹۵ کو دیکھیے کہ وہ آپ کے دیوبندی بزرگ مولوی رشید احمد کی نسبت کیا کچھ تحریر فرماتے ہیں۔ وھو ہذا:- درحقیقت مولوی رشید احمد صاحب اہل نظر نہیں (یعنی نابینا) ہیں۔ کیونکہ پہلا فتویٰ یہ دیا کہ مرزا قادیانی مرد صالح ہے۔ وہ مرزا جس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس پر یہ حکم نازل ہوا ہے کہ ہم نے اتارا اس کو قادیاں کے قریب۔ پھر یہ فتویٰ دیا کہ مرزا اہل ہوا اور بدعت ہے باوجودیکہ مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہتا ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔ پھر مولوی صاحب نے یہ فتویٰ دیا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور یہ مخالف ہے قول اللہ تعالیٰ کے کہ اللہ سے زیادہ کوئی سچا نہیں۔ اور اس مفتی نے ہندوستان میں ظہر بعد جمعہ کو منع کر دیا الخ۔ دیکھیئے یہاں پر بھی آپ کے جد فاسد مرحوم نے مولوی رشید احمد صاحب کی کیفیت مسائل کیسی لکھی ہے۔ کہ فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور ان کے ایسے ہیں کہ کبھی کچھ لکھتے ہیں۔ اور کبھی کچھ۔ (۱۵) فتاویٰ قادریہ مصنفہ مولوی محمد لدھیانوی جد فاسد مولوی معترض میں ایک دوسرے جد فاسد مولوی عبداللہ لدھیانوی کا الہام مولوی رشید احمد کی حالت کی نسبت صفحہ ۱۴۰، سطر ۱۴۔

اب آپ ذرا سا فتاویٰ کے صفحہ ۱۴۰ کو دیکھیئے کہ آپ کے دوسرے جد فاسد مولوی عبداللہ صاحب کا استخارہ خواب والہام مولوی رشید احمد آپ کے بزرگ دیوبندی کی نسبت کیا کہہ رہا ہے۔ وھو ہذا۔ مولوی رشید احمد صاحب نے جب ۱۳۰۱ ہجری میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان صالح تحریر کیا اس عاجز (مولوی عبداللہ کو نہایت فکر ہوا کہ ایسے شخص کو جو اپنے کلمات کے ضمن میں پیغمبری کا دعویٰ کر رہا ہے مولوی صاحب نے کیسے مسلمان صالح قرار دیا۔ جناب الٰہی میں دعا کر کے سو گیا۔ خواب میں یہ معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بدشکل ہو کر لٹک پڑا۔ غیب سے آواز آئی کہ رشید احمد یہی ہے۔ اسی زمانہ سے فتوے ان کے متناقض بادیگرے خیر وجود میں آئے واللہ یھدی من یشآء الٰی صراطٍ مستقیم ط الراقم عبداللہ لدھیانوی۔ بلفظہٖ۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الا ان وعد اللہ حق ولکن اکثرھم لا یعلمون ۵ یعنی خبردار ہو جاؤ اور ہوش کرو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (اس کے خلاف ہرگز نہ کرے گا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے۔ اس میں ایک خاص نکتہ ہے وہ یہ کہ جملہ آیت شریفہ: ولکن اکثرھم لا یعلمون ۵ کے اعداد جمل (۱۱۱۰) گیارہ سو دس ہیں اور ادھر جماعت جموع ہندو ہابیہ نجدیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ کے بھی وہی اعداد جمل گیارہ سو دس (۱۱۱۰) ہیں۔ جو خلف وعید و وعدہ کے قائل ہیں۔ (۱۷) اب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال دکھلاتا ہوں۔ جو آپ کے برادران کے برادر ہیں۔ اس سبب سے آپ کے بھی بھائی ہوئے گو اس وقت کا فرو مرتد میں (الف) براہین احمدیہ مصنفہ قادیانی صفحہ ۱۲۴ باقی سب مؤحّد اس قصور سے جو خدا کو ہر ایک طرح کے نقصان سے جو اس کے کمال تام کے منافی ہے پاک سمجھتے تھے بلفظہٖ۔ صفحہ ۱۲۴۔ (ب) براہین احمدیہ ایضاً صفحہ ۳۲۳، سطر ۴۔ خدا کی کلام کے لیے یہ شرط ضروری ہے کہ جیسے خدا اپنی ذات میں سہو اور خطا اور کذب اور فضول اور ہر ایک نقصان اور نالائق امر سے منزہ ہے ایسا ہی اس کا کلام بھی ہر ایک سہو اور خطا اور کذب اور فضول اور ہر طرح کے نقصان اور نالائق حالت سے منزہ اور پاک چاہیئے۔ بلفظہٖ۔ (ج) سرمہ چشم آریہ صفحہ ۵۶، سطر ۲۱ خدا کی بزرگی اور عظمت کے موافق یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ اس سے ہونا ثابت ہے وہ قبول کیا جائے اور جو کچھ آئندہ ثابت ہو اس کے قبول کرنے کے لیے آمادہ رہیں۔ اور بجز امور منافی صفات کمالیہ حضرت باری عزاسمہ کے سب کاموں پر اس کو قادر سمجھنا چاہیئے۔ بلفظہٖ۔ (د) برکات الدعا قادیانی صفحہ ۲۳، سطر ۳۔ ہمارا خداوند تعالیٰ ایسا قادر مطلق ہے۔ وہ تمام ذرات عالم اور ارواح اور جمیع مخلوقات کو پیدا کرنے والا اس کی قدرت کی نسبت اگر کوئی سوال کرے تو بجز ان خاص باتوں کے جو اس کی صفات کاملہ اور مواعید صادقہ کے منافی ہوں۔ باقی سب امور پر وہ قادر ہے۔ بلفظہٖ۔

(۱۸) مختصر کیفیت مناظرہ درمیان مولانا حضرت غلام دستگیر علیہ الرحمۃ قصوری سنی قادری ہاشمی اور مولوی خلیل احمد صاحب دیوبندی مقام ریاست اسلامیہ بہاولپور واقع ۱۳۰۶ھ

کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل۔ اس کتاب کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ غیر مقلدین کی طرف سے ایک استفتاء مولود شریف و فاتحہ خوانی وغیرہ مسائل میں شائع ہوا تھا۔ مولوی رشید احمد صاحب نے مع دیگر مولویان دیوبندی کے اس کے حرام ہونے اور کفر پر فتویٰ دیا۔ اور مولود شریف و قیام تعظیمی کی تشبیہ اہل ہنود کے کنھیا کے جنم سے دی۔ اس پر مولوی عبدالسمیع چشتی ارادی مرحوم نے ایک کتاب مسمیٰ انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ نہایت تہذیب کے ساتھ لکھی اور نہایت مدلل قرآن و حدیث وغیرہ ادلہ سے جوابات دیکر اس کو سنت و مستحسن ثابت کیا۔ اور اکثر علماء عرب و عجم نے اس کو پسند فرما کر تصدیق کیا۔ تب اس کے ردّ و جواب میں مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد صاحبان نے نہایت غضب اور غیظ میں آ کر خلاف تہذیب کتاب براہین قاطعہ لکھی۔ ان دنوں میں مولوی خلیل احمد صاحب ریاست بہاولپور میں اول مدرس عربی تھے۔ اس پر مولانا غلام دستگیر صاحب علیہ الرحمۃ نے کتاب دیکھ کر مولوی خلیل احمد صاحب ریاست بہاولپور پر تعاقب فرمایا۔ وہ مرد خدا کتاب کو لے کر ریاست

بہاولپور میں پہنچے۔ بمنظوری جناب نواب صاحب بہادر والئی ریاست بہاول ماہ شوال ۱۳۰۶ھ میں مناظرہ مسائل پر
ہوا۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب مغلوب ہوئے۔ اور سخت ذلت کے ساتھ ریاست موصوف سے نکال دیئے گئے۔ اسی وقت علماء
پنجاب نے یوں فتویٰ دیا کہ یہ شخص خلیل احمد مع معاونین کے وہابی ہے اور اہلسنّت سے خارج ہے۔ فتویٰ مذکور طبع ہو کر شائع ہو
گیا۔ اس کے بعد مولانا غلام دستگیر علیہ الرحمۃ تمام کاغذات بحث کو جو تحریری ہوئی تھی لے کر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو
تشریف لے گئے۔ اور اخیر ماہ شوال ۱۳۰۷ء ہجری میں بروقت اقامت مکہ معظمہ کے ان کاغذات بحث کا عربی میں ترجمہ کر کے
روبرو علمائے مکہ معظمہ کے پیش کیا۔ ان کی تصدیق کے بعد جب آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ تو وہاں کے علماء اور مفتیان
باوفا کے روبرو پیش کیا۔ انہوں نے بھی نہایت خلوص سے تصدیق فرمائی۔ اور حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب کی تعریف
اور مدح فرمائی۔

براہین قاطع کے سات مسائل تھے جن پر مناظرہ ہوا تھا وہ یہ ہیں

اول: امکان کذب باری تعالیٰ صحیح ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا بول سکتا ہے۔
دوئم: امکان نظیر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح ہے۔ یعنی حضور کی طرح اور بھی ہو سکتا ہے۔
سوم: تمام بنی آدم بشریت میں آنحضرت کے برابر ہیں۔
چہارم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم شیطان لعین کے علم سے کم ہے۔
پنجم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میلاد کنھیا کے جنم کے مشابہ ہے۔
ششم: فاتحہ خوانی برہمنوں کے اشلوک پڑھنے کی مانند ہے۔
ہفتم: حرمین شریفین کے مفتیوں کا فتویٰ رشوت خوری کی وجہ سے نامعتبر ہے۔

ان سب مسائل کو سوائے مسئلہ ہفتم کے علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے روبرو پیش کیا۔ اور مولانا علیہ الرحمۃ نے
نہایت دوراندیشی سے مسئلہ ہفتم کو پیش نہ کیا تاکہ نہ سمجھا جائے کہ علماء و مفتیان ہر چہار مذاہب ابقاہم اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا اشتعال
طبع پیدا ہو گیا ہو۔ انہوں نے ہر شش مسائل کی تصدیق فرماتے ہوئے حسب ذیل تحریر فرمایا:-

(۱) خلاصہ مختصر مکہ معظمہ کے مفتی حنفی صاحب کی تحریر کا ترجمہ

میں اپنے رب کو پاک جانتا ہوں۔ اور دروغگو ناشکرے کی گفتگو سے۔ جس نے اپنی کتاب کا نام براہین قاطعہ رکھا
ہے۔ اس کا حکم سوا اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ جلاد اس کے بدن سے گردن کاٹ دے تاکہ کجرو جاہلوں کے لیے عبرت ہو۔
اختصاراً۔

(۲) مکہ معظمہ کے مفتی شافعی صاحب کی تحریر کا مختصر خلاصہ

صاحب براہین اور اس کے شیطانوں اور اہل زیغ و زندیقوں سے ہیں۔

(۳) مکہ معظمہ کے مفتی مالکی صاحب کی تحریر کا مختصر خلاصہ

براہین والے بدعتی اور گمراہ ہیں۔

(۴) مکہ معظمہ کے مفتی حنبلی صاحب کی تحریر کا مختصر خلاصہ

تحقیق جو ذات پاک باری تعالیٰ کو کذب سے متصف کرے بے شک وہ راہ بھولا ہوا اور مخالف ہوا اجماع کا۔ اور موصوف
ہوا کفر سے اگر توبہ اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(۵) مدینہ منورہ کے مفتی صاحب کی تحریر کا مختصر خلاصہ

بے شک میں نے مطالعہ کیا اس مضبوط ردّ اور اعتراضات کا جو لاغر اور فربہ میں فرق کرنے والا ہے۔ وارد ہیں۔ مؤلف
براہین پر جو جنگل کی ریت پر راہ دکھائی ہے۔ اور اس کی سخت بری باتیں کاذب کی کم عقلی پر دلیل ہیں۔ پس مجھے اپنی زندگی کی قسم
ہے کہ صاحب براہین گمراہی کے دریاؤں میں گہرے غوطے لگا کر حق تعالیٰ سے مستحق رسوائی ہے۔

(۶) مدینہ منورہ کے ایک بڑے مدرس کی تحریر کا مختصر خلاصہ

جو اس بزرگ مؤلف رسالہ تردید نے صاحب براہین اور اس کے بدکار مریدین سے مقولے نقل کیئے ہیں صریح کفر اور
زندقہ ہے۔

پھر اس کے بعد ۱۳۱۴ ہجری میں یہ پاک کتاب مستطاب دیگر علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر ۳۲۴ صفحہ کے حجم سے مع
ترجمہ اردو صدیقی پریس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور اہلسنّت و جماعت کے لیے فیض عام ہوئی۔ اس میں مولانا
پایہ حرمین شریفین حضرت مولوی محمد رحمت اللہ علیہ الرحمۃ مہاجر مکی استاد الاستاد گروہ دیوبندیہ کی بھی مفصل و مشرح تقریظ درج
ہے۔ جو قابل ملاحظہ و اطمینان دل حزین ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ عقیدہ نمبر ۱۹ مولود شریف میں درج ہوگی۔ وہاں ملاحظہ کیجئے۔
تاکہ گروہ دیوبندیہ کی کیفیت واقعی معلوم ہو۔ اس کے بعد حضرت حاجی حرمین شریفین صوفی کامل مرشد ارشد گروہ دیوبندیہ اعنے
حضرت محمد امداد اللہ فاروقی چشتی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ نے اس طرح تحریر فرمایا ہے:

تحریر بالا صحیح اور درست ہے۔ مطابق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ کاتب کو جزا خیر دے۔ شعر

بے سبب گر عز بما موصول نیست　　قدرت از عزل سبب معزول نیست

مُہر

محمد امداد اللہ فاروقی

یادداشت: اس کتاب لاجواب کا جواب آج تک نہیں ہوا۔

یادداشت دیگر: اس مسئلہ کذب باری تعالیٰ کے امکان میں نہایت مفصّل و مدلل ومشرح ومکمل کتاب سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح نام اعلیٰ حضرت فاضل ابن فاضل اجل مجدّد مائۃ حاضرہ مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی۔ ابقاہ اللہ تعالیٰ نے لکھ کر شائع فرمائی۔ جس نے تمام گروہ وہابیہ کو مذبوح کر دیا۔ اور جواب نہ ہوسکا۔ قابل دید کتاب ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

ایک عیسائی اور ایک دیوبندی مولوی وہابی کی گفتگو کذب مقبوح پر

عیسائی: ہم کہتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ ان کا کوئی باپ نہیں۔ اور خدا ہی ان کا باپ ہے۔ مریم ان کی ماں ہے۔ اگر خدا کے بیٹے نہیں ہیں تو کیوں؟ دیوبندی: ہمارے قرآن میں اس کی نفی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لم یلد ولم یولد نہ تو خدا کسی کا بیٹا ہے اور نہ خدا کا کوئی بیٹا ہے۔ یہ دلیل کافی ہے۔

عیسائی: مولوی صاحب آپ کے مذہب میں یہ بھی ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ نیز یہ کہ خدا اپنی اولاد پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو عاجز ہے۔ اور عاجز خدا نہیں ہوسکتا۔ اور یہ بھی کہ انسان تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور بول سکتا ہے۔ اگر خدا جھوٹ نہ بولے۔ یا جھوٹ نہ بول سکے۔ تو انسان خدا کی قدرت پر کامل ہوگا۔ ''اور خدا ناقص'' اور خدا ناقص نہیں ہوسکتا۔ انسان تو بیٹا پیدا کرے۔ اور خدا نہ کر سکے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اور یہ بات بھی تم قرآن سے کہتے ہو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر کیونکر خدا نے حضرت عیسیٰ اپنے بیٹے کو پیدا کیا؟ اور جو دلیل آپ نے قرآن سے دی۔ ممکن ہے وہ جھوٹ ہو۔ جب کہ خدا جھوٹ پر قادر ہے۔ دیوبندی: یہ سب باتیں سچ ہیں۔ لیکن ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ ہاں ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر خدا کا کلام صحیح ہے۔ بے شک وہ ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے۔ عیسائی: بس مولوی صاحب آپ نے مان لیا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ تو حضرت عیسیٰ کے پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ جب انسان اس کی مخلوق اولاد پیدا کرنے پر قادر ہے تو وہ خدا قادر مطلق کیونکر اپنا بیٹا پیدا نہیں کرسکتا۔ اگر نہیں کرسکتا تو پھر انسان کی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی۔ اور یہ ممکن نہیں۔ دیوبندی: ہاں یہ بات تو صحیح ہے۔ اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ عیسائی: اگر صحیح ہے تو حضرت مسیح بھی خدا کے بیٹے صحیح ہیں۔ فھو المراد۔ دیوبندی: چپ۔ لیجئے مولوی صاحب! اب اس بحث کا خاتمہ ہے۔ اس سے زیادہ لکھنا طوالت ہے۔ خدا کرے آپ کی سمجھ میں آ جائے اور آئندہ نہ کہیں کہ خلف وعید یا خدا کا جھوٹ بولنا جائز اور تمام اہلسنّت کا مذہب ہے۔ بلکہ یہ مذہب معتزلہ اور خوارج کا ہے۔

باب دوئم

عقائد نمبر ۲-۳-۴- وہابیہ، دیوبندیہ

عقیدہ نمبر ۲:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔ ملخصًا

عقیدہ نمبر ۳:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ ملخصًا

عقیدہ نمبر ۴:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے روبرو ایک ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ مخلصًا

قولہ:

توضیح مطالبہ نمبر ۲ بر عقائد نمبر ۲-۳-۴- آپ کے وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۲ یہ لکھا ہے کہ تقویت الایمان میں مولوی اسمٰعیل شہید نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔ اور عقیدہ نمبر ۳ بھی اسی حوالہ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ اور نمبر ۴ یہ کہ اس کتاب میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ صاحبان! میں نے ان ہرسہ عبارات کی تلاش ساری تقویت میں کی لیکن یہ عبارات جن حروف سے آپ نے انہیں لکھا ہے۔ کہیں نظر نہ پڑیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپ نے مخلوق خالق کو مغالطہ میں ڈالنے کی غرض سے جھوٹ موٹ وضع کر کے مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم کے سر تھوپ دیا۔ الخ صفحہ ۱۲، سطر ۴۔ اقول: مولوی صاحب افسوس آپ نے میرے اشتہار کو غور سے نہیں پڑھا۔ اور جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ اور نہ اشتہار کو بنظرِ غور دیکھا۔ کہ عبارات لفظاً لفظاً تلاش کرنے لگے۔ حالانکہ اشتہار میں ہرسہ عقیدہ کے محاذ اور مقابل میں لفظ ملخصاً لکھا ہوا موجود ہے۔ اور تقویت کے صفحات ۶۰، ۱۴، ۱۹، ۵۵ کا حوالہ لکھا ہوا ظاہر ہے۔ نہایت افسوس اور تعجب ہے کہ آپ اردو عبارات کو بھی پڑھ نہیں سکتے۔ یا شاید لفظ مخلصًا عربی ہے اس کے معنی آپ کی سمجھ میں نہ آئے ہوں۔ سو میں بتاتا ہوں کہ مولوی صاحب ان عقائد کو میں نے بطور خلاصہ کے لکھا ہے اور صفحوں کا حوالہ دیدیا تاکہ دیکھنے والا ان صفحوں میں نظر اٹھا کر دیکھ لے کہ یہ مضمون مندرجہ اشتہار ان میں موجود اور درج ہے۔ تاہم آپ بعینہٖ عبارات کو لفظاً لفظاً تلاش کرتے ہیں۔ اور ظاہر عبارت کے خلاصہ کو

(۲) یاایھا الناس اتقوا ربکم واخشویوماً الخ (ترجمہ) لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور خوف رکھو اس دن کا۔

(۳) یاایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ ۔ اقول: مولوی صاحب! ان آیات کے لکھتے ہیں۔ اول تو رسم الخط قرآنی کی غلطیاں ہیں۔ جن کو آپ سمجھ نہیں سکے۔ اعبدوا کو آپ نے اعبد و لکھا ہے۔ اور اتقوا کو اتقو لکھ دیا ہے۔ اور سورہ بقرہ کو آپ نے سورہ بقر لکھا ہے۔ یہ آپ کی علمیت کی دلیل ہے۔ دوئم: ان آیات کے پیش کرنے سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح الناس کا لفظ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اسی طرح ہر مخلوق اور ہمہ مخلوق ہے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر سائر انبیاء علیہم السلام باہر نہیں ہیں۔ اور وہ لفظ الناس میں داخل ہیں۔ واہ سبحان اللہ میں بار بار کہتا ہوں کہ آپ کو علم قرآن سے۔ بالکل واقفیت نہیں۔ صرف لوگوں سے سنی سنائی باتیں دلائل میں پیش کرتے ہیں۔ دیکھیے سب سے اول قرآن شریف میں سورہ فاتحہ میں الحمد للہ رب العلمین لکھا ہے تو کیا خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے فرماتا ہے۔ گویا خود اپنی حمد بیان کرتا ہے لیکن آپ کو یاد رہے کہ تمام قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور متکلم اللہ تعالیٰ ہے۔ اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور لفظ قل (کہو) اس میں محذوف ہے۔ اسی طرح لفظ یاایھا الناس میں بھی قل محذوف ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں تو یہ بھی ہے کہ فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی ڈرو آگ دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس صورت میں آپ کا اعتقاد یہ ہے کہ اس میں رسول اکرم سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین بھی داخل ہیں۔ العیاذ باللہ من ھذہ الاعتقاد الکفریۃ ۔ اور لیجیے بعض جگہ قرآن شریف میں لفظ قل کو محذوف رکھا ہے۔ اور بعض جگہ ظاہر بھی فرمایا ہے۔ جیسے فرماتا ہے:

(۱) قل یاایھا الناس ان کنتم فی شك ۔ (سورہ یونس) (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجئے۔ اے لوگو اگر تم شک میں ہو۔

(۲) قل یاایھا الناس قد جاء کم الحق۔ (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ اے لوگو تمہارے پاس حق آیا ہے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔) (سورہ یونس)

(۳) قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (سورہ اعراف) اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا رسول آیا ہوں (قیامت تک)۔

(۴) قل اعوذ برب الناس ملك الناس الہ الناس الآیۃ (سورہ الناس) یا رسول میرے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیے کہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس سے جو لوگوں کا پروردگار ہے۔ اور جو لوگوں کا مالک اور معبود ہے۔

(۵) وارسلنك للناس رسولا۔ (سورہ النساء) اے رسول ہم نے تجھ کو لوگوں کا رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(۶) وما ارسلنك الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ (سورہ السباء) اے رسول ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تمام لوگوں کی طرف قیامت تک کے لیے خوشخبری سنانے والا (بہشت کی) اور ڈرانے والا۔ (دوزخ سے)۔

(۷) انا انزلنا علیك الکتب للناس بالحق۔ (سورہ زمر) یعنی ہم نے اے رسول قرآن نازل کیا۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے جو حق ہے۔ یا حق کے ساتھ ہے۔

(۸) واللہ یعصمك من الناس۔ (سورہ مائدہ) اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔

(۹) یاایھا الناس قد جاء کم الرسول بالحق۔ (سورہ النباء) اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے۔ لیجیے اگر اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفظ الناس میں داخل نہیں ہیں۔ یہ نو آیات کافی ہیں مگر آپ لوگوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسر شان اور توہین کرنے پر ہمت بندھی ہوئی ہے۔ اس لیے ایسے ایسے بیہودہ دلائل پیش کیئے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی جگہ بھی لفظ الناس میں قرآن شریف نے دخل نہیں فرمایا۔ بلکہ تمام لوگوں سے جداگانہ رسول کے لفظ سے بار بار یاد فرمایا ہے اور تعظیماً یاایھا الرسول۔ یاایھا النبی۔ یٰس۔ طٰہٰ۔ یاایھا المزمل۔ یاایھا المدثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ خطابات سے پکارا اور کبھی یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یا احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام لے کر یاد نہیں فرمایا۔ اور آپ کی قرآن دانی وفہمی یہ ہے۔) کہ اپنے امام کے سچا کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لفظ الناس میں داخل کر کے عوام الناس کی طرح سمجھ رہے ہیں۔ جن میں تمام کافر و مشرک چوہڑے چمار بھی داخل ہیں۔ خدا اپنا پناہ میں رکھے۔ ایسی سوء اعتقادی سے۔

فتویٰ علماء کرام صوبہ پنجاب عقائد بالا پر

کتاب عروۃ المقلدین بالہام قوی المبین مصنفہ مولانا مولوی غلام دستگیر علیہ الرحمۃ قصوری لاہوری صاحب کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مطبوعہ قادری مقام قصور واقع ۱۳۰۰ ہجری صفحہ نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ باری تعالیٰ کا عرش پر مکان ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اعضاء جوارح ہیں۔ نیز یہ عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی۔ وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی (علیہ السلام) اور ولی رحمۃ اللہ علیہ۔ جن اور فرشتے جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ اور جو لوگ صرف نماز کو ظاہر پڑھتے ہیں۔ یعنی غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کو غیر المغضوب علیھم ولا الظالین پڑھتے ہیں اور جس کنوئیں میں کتا، سور،